نام کتاب ـــــــــــــ آئینہ جمال

شاعر۔ مَولَانَا مَحبّوب اَحمَد مِصبَاحِی

سن اشاعت ـــــــــــــ ۲۰۲۳ء

کمپوزنگ ـــــــــــــ

تعداد ـــــــــــــ

قیمت ـــــــــــــ

ملنے کا پتہ

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم دھنوتی دھورا ضلع بلیا یوپی

مدرسہ نورالعلوم معین الاسلام رتسڑ ضلع بلیا

آغاز تا امروز

مدرسہ ایک اسلامی درسگاہ کا نام ہے جہاں علم دین پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے مدرسہ ایک اسلامی کارخانہ ہے جہاں نونہالان قوم وملت کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ مدرسہ ایک دینی قلعہ ہے جہاں سے دینی سپاہی تیار ہوتے ہیں مدرسہ قائم کرنے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ طالبان علوم نبویہ آکر علم دین حاصل کریں اور دوسروں کو بھی علم دین سے مستفیض کریں۔

مدرسہ ہی میں رہکر طالبان علوم نبویہ۔ اسلامی عقائد ونظریات۔ صبر وتوکل زہد وتقویٰ اور پرہیزگاری قناعت وکفایت شعاری، صداقت وراست بازی جیسی صفات حمیدہ سے آراستہ ہوتے ہیں، جہاں سے علماء، قراء، حفاظ کرام نکلتے ہیں۔ مدرسہ سے ہی مفکر، مدبر علماء نکلتے ہیں۔ مدرسہ سے ہی دین کے داعی اور اسلام کے سپاہی تیار ہوتے ہیں۔ مساجد کے منبر ومحراب اور مدارس کی مسند درس وتدریس انہیں کے دم سے آباد ہیں مدرسہ ہی سے ماہر علماء اور ذی صلاحیت مفتیان کرام نکلتے ہیں جو شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ فرماکر لوگوں کو گمراہیت سے بچاتے ہیں۔

اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو خدا جانے قوم کا کیا حال ہوتا اتنے مدارس کے ہوتے ہوئے بھی بے دینی گمراہی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، ہر طرف کفر وشرک کا بازار گرم ہے، اور مدارس اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں کا بازار گرم ہے، اور روز بروز ان کے خلاف رنگ برنگ کی سازشیں رچی جارہی ہیں اس لئے مدارس ومکاتب کو قوم وملت کا قیمتی اثاثہ اور بیش قیمت سرمایہ سمجھتے ہوئے ان کی قدر کرنا ان کی حفاظت وبقاء کے لئے تن من دھن کی بازی لگاکر اسے عروج وارتقاء کی منزل پر گامزن کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے اور وقت کی اہم ترین ضرورت بھی ہے۔

دھنوتی بلیا ضلع کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو تقریبا قصبہ رتسڑ سے (۲) کلو کے فاصلہ پر واقع ہے، کسان غریب قسم کے لوگ تھے دینی جزبہ بیدار ہوا چنانچہ حوصلہ مند مسلمانان دھنوتی نے حاجی نذیر احمد خان صاحب کی سرپرستی میں ایک مکتب قائم کرنے کا عزم مصمم کرلیا چنانچہ ۱۹۸۶ء میں مدرسہ اسلامیہ کے نام سے ایک مکتب کی بنیاد رکھی گئی آپ نے مسلمانان دھنوتی کے دینی وملی جذبہ کو ابھارا االلہ کرکے پڑھائی کا آغاز بھی ہوگیا، رب قدیر کے فضل وکرم سے مکتب منظّم طریقے سے چلتا رہا ۱۹۹۰ء میں مسلمانان دھنوتی نے حافظ وقاری عظمت اللہ صاحب کو درس وتدریس کے

لئے راضی کر کے اپنے مکتب میں رکھ لیا اور مدرسہ کی پوری ذمہ داری آپ کے حوالے کر دی چنانچہ آپ ایک قائد اور مہتمم کی حیثیت سے پوری ذمہ داری کے ساتھ مکتب کو آگے بڑھایا کچھ دنوں کے بعد ایک دارالعلوم کا خاکہ تیار کیا گیا جدو جہد ہوتی رہی اور بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی بھی ملی۔

جناب حاجی نذیر کے انتقال کے بعد ۱۹۹۴ء میں جناب ماسٹر محمد عباس صاحب کو منیجر بنایا گیا ایڈ کا کام زیادہ تر آپکی زندگی میں ہی ہو چکا تھا مگر رب قدیر کو منظور نہیں تھا کہ آپ دیکھ سکیں ۲۰۰۹ء میں ماسٹر عباس صاحب کا انتقال ہو گیا۔لوگوں نے متفقہ طور پر آپ کے بھائی محمد نظام الدین خان صاحب کو منیجر بنایا۔ ۲۰۱۸ء میں آپ کا بھی انتقال ہو گیا۔تو لوگوں نے آپ کے چھوٹے بھائی حاجی شمشیر خان صاحب کو منیجر بنایا جو ابھی تک منیجر ہیں۔دشمنان دین شروع سے ہی منظّم سازشیں رچتے رہے کہ ایڈ نہ ہونے پائے بہت ہی ہاتھ پیر مارے مگر بفضلہٖ تعالیٰ رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔مدرسہ بڑی تیزی کے ساتھ تعلیمی و تعمیری پروگراموں کی تکمیل کی طرف رواں اور دواں تھا کہ اچانک باہمی کشاکش اور اختلاف وانتشار کی سابقہ فضاء قائم ہوگئی اور مدرسہ پھر زوال کی منزل تک پہونچ گیا۔

بھاجپا کی حکومت آئی اور مخالفین اور دشمنان مدرسہ بھاجپا منتری کو لیکر پوری طاقت لگا دئے تا کہ کسی طرح سے مدرسہ بند ہو جائے، چنانچہ ۲۰۱۷ء میں مسلسل (۱۷) ماہ مدرسین کی تنخواہ بھی رکی رہی،لگتا تھا کہ اب مدرسہ ختم ہو جائیگا مگر قابل داد ہیں مدرسین کہ ایسے عالم میں بھی صبر سے کام لئے ان اللہ مع الصابرین پر عمل کرتے رہے اور ہر عالم میں صبر کے دامن کو تھامے رہے۔اور بھر پور حوصلہ اور دلجمعی کے ساتھ تعلیمی سفر کا سلسلہ جاری رہا لگتا نہیں تھا کہ مدرسین کی تنخواہ رکی ہوئی ہے مکمل طریقے سے پڑھائی ہوتی رہی، یہ ایسا نازک وقت تھا کہ ہر وقت مخالفین کی جانب سے یہ خبریں آتی تھیں کہ اب مدرسہ بند ہو جائیگا،اب مدرسہ کے گیٹ میں تالا لگ جائیگا،اب مدرسین جیل جائیں گے، مدرسین کے ساتھ ساتھ منیجر صاحب کا بھی حوصلہ بلند تھا چنانچہ قدیم مدرسہ کے سامنے بالکل متصل ۲۰۱۷ء میں ایک زمین خریدی، پوری رقم منیجر نظام الدین خان صاحب نے ادا کی گاؤں والوں سے کوئی مطلب نہیں خدا جانے تین چار لاکھ روپئے کہاں سے دئے اور کیسے دئے ہم لوگوں کو بھی معلوم نہیں۔پہلے کے قدیم کمرے کل ۱۹ تھے۔

اس نئی زمین پر تعمیری کام بھی شروع ہو گیا اس نئی بلڈنگ کے بنانے میں گاؤں کا ایک روپیہ بھی شامل نہیں (۱۲) لاکھ روپئے مدرسین نے دیا اور باقی جتنے بھی اخراجات ہوئے وہ منیجر صاحب دئے وہ روپئے کہاں سے

آئے کیسے آئے خدا جانے۔ پھر ۲۰۲۳ء میں منظّم طریقے سے سازشیں رچی مدرسہ کے خلاف چاروں طرف درخواستیں پڑنی شروع ہوگئیں اور پھر مقدمہ بازی شروع مخالفین پوری طاقت لگادئے۔

مگر مجھے خدا کی ذات پر بھروسہ ہیکہ انشاءاللہ مخالفین اور حاسدین کچھ نہ بگاڑ پائیں گے یہ مدرسہ ہمیشہ عروج وارتقاء کی منزلیں طے کرتا رہے گا۔ رب قدیر کی بارگاہ میں دست بستہ دعاء ہیکہ مولیٰ اس مدرسے کو حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر اور نظر بد سے بچا۔ اس مدرسہ کے طلبہ کو دین کا بہترین سپاہی بنا دیندار اور نیک بنا اور رسول کائنات ﷺ کا سچا اور پکا شیدائی اور غلام بنا۔

فقط

محبوب احمد مصباحی

مدرس مدرسہ عربیہ مخزن العلوم دھنوتی دھوراضلع بلیایوپی (۲۰۲۳۔۰۸۔۲۰)

تقریظ جلیل حضرت علامہ ومولانا مفتی بدر عالم صاحب قبلہ

پرنسپل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد۔ رفیق گرامی حضرت مولانا محبوب احمد مصباحی دام ظلہ العالی۔ایک باصلاحیت نہایت سنجیدہ اور عقائد اہلسنت پر اچھے مطالعہ کے مالک۔فرزندان اشرفیہ میں قابل قدر عالم دین ہیں۔

مذہبی نشریات سے متعلق ان کا ذوق میرے علم میں تھا۔مسلسل کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور تدریس سے وابستگی بھی ان کے تلامذہ سے ظاہر ہوتی رہی۔لیکن شعروشاعری سے ذوق وہ بھی فنی اعتبار سے، یہ میرے علم میں نہیں تھا، ابھی ایک قلمی مجموعہ انہوں نے مجھے پیش کیا جس میں نعتیہ کلام وہ بھی بحور نشان دہی کے ساتھ دیکھ کر حیرت ہوئی، اور محسوس ہوا کہ مولانا موصوف اس فلڈ میں بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں۔دعاء ہے مولیٰ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرف قبول عطا فرمائے۔

بدر عالم

خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی (۲۰۲۲-۱۰-۱۰)

تاثرات حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اسلم صاحب قبلہ

مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صوفی باصفا علامہ محبوب احمد صاحب قبلہ مصباحی نے فراغت کے بعد ہی درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور تاہنوز یہ مبارک مشغلہ جاری ہے۔ سیکڑوں کی تعداد میں شائقین علم وفن حضرت سے علمی تشنگی بجھاتے ہیں اور دینی خدمات پر مامور ہوکر قرآن وسنت کی تبلیغ واشاعت کرتے رہتے ہیں۔ علامہ موصوف درس وتدریس میں جہاں اور بہت ساری خصوصیات ہیں، وہیں شعر وشاعری کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں حمد ونعت اور قصائد ومناقبت پر مشتمل مولانا کے منظوم کلام کا اچھا خاصہ ذخیرہ موجود ہے مستقل قریب میں منظر عام پر آنے والا ہے۔ انہیں میں نعتیہ کلام کا بہترین مجموعہ ناظرین کی نظروں کے سامنے ہے۔

(ھٰذا فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

رب قدیر اپنے محبوب سرور کائنات ﷺ کے طفیل مولانا کی عمر میں ترقی عطا فرمائے۔ زیادہ سے زیادہ ملت وسنت کی خدمات جلیلہ کی توفیق عطا فرمائے، قوت گویائی میں برکت عطا فرمائے (آمین ثم آمین) بجاہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد اسلم مصباحی

خادم التدریس مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

تاثرات حضرت علامہ ومولانا محمد یونس صاحب قبلہ مصباحی

نعت اگر محض دنیا اور طلب شہرت سے خالی ہو تو یقیناً وہ عبادت ہے، طلوع اسلام سے لیکر اب تک بے شمار ایسے شعراء گزرے ہیں جنہوں نے صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی محبت میں نعت کے اشعار کہے، ایسے ہے شعراء کو نائب حسان رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔ انہیں شعراء میں ایک شاعر حضرت علامہ ومولانا محبوب احمد صاحب قبلہ مصباحی ہیں۔ انہوں نے اس فن میں طبع آزمائی کی اور خوب شہرت حاصل کی مگر انکی نیت میں کبھی دنیاوی منقبت داخل نہیں ہوئی اور ہمیشہ محبت رسول سے سرشار ہوکر ہی نعت کے اشعار لکھتے ہیں۔

شعر۔ دل بے چین کو بیشک قرار آئیگا اے لوگوں محبت سے رسول پاک کی نعتیں سناؤ تم

خوش نصیبی ہے میری اے لوگوں حب احمد سے دل سجاتا ہوں

نعت پاک کا اصل عنصر رسول کریم ﷺ کی مدحت سرائی ہے لیکن ضمنا شعرائے کرام عقیدہ اہلسنت کا بھی اظہار کرتے رہے تاکہ حق کو باطل سے ممتاز کیا جاسکے اور نوع شاعری کو قبولیت عامہ حاصل ہو، موصوف نے اس چیز کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا اور مشہور عقیدہ اہلسنت (کہ ہمارے آقا ومولیٰ تاجدار دوجہاں ﷺ مختار کائنات ہیں) کا اعلان یوں فرمایا۔

شعر۔ ذات رسول پاک پہ تو نکتہ چیں ہے کیوں مختار کائنات ہیں تجھکو خبر نہیں

جو چاہیں جسکو چاہیں عطا کردیں بے گماں وہ در رسول کا ہے کوئی اور در نہیں

موصوف کے کئی نعتیہ مجموعہ شائع ہو چکے، مثلا (فانوس جمال) (طلعت جمال) وغیرہ۔ یہ مجموعہ جسے آپ ملاحظہ کررہے ہیں چوتھا مجموعہ ہے طلعت جمال۔ یہ انکا مختصر تعارف شاعری کی حیثیت سے تھا اگر تصنیف کے میدان میں دیکھا جائے تو حضرت کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

ضیاء حق۔ جو علم غیب مصطفیٰ ﷺ پر مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ گستاخ کون۔ مخصوص حالت میں کسی دیوبندی مولوی کے کچھ بیانات کے مدنظر لکھی گئی ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ باطلہ، وہابیہ، نجدیہ کے عقائد کے حاملین ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے۔ کچھ مثالیں قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل بے نظیر کتاب ہے۔ توسل کی شرعی حیثیت۔ جو مختصر مگر بہت ہی جامع ہے۔ آپ کو نہ تو کوئی اوصاف حمیدہ کے حامل ہیں۔

آئیئے حضرت کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔اسم گرامی حضرت علامہ ومولانا محبوب احمد مصباحی۔ آپ کا تخلص بھی محبوب ہی ہے،آپ کے والد کا نام حاجی امام الدین مرحوم ہے۔تاریخ پیدائش ۵/جنوری ۱۹۶۲ء ہے۔ ایک چھوٹے سے گاؤں جمال پور گھوسی مئو میں پیدا ہوئے، جمال پور قصبہ گھوسی سے نہایت ہے قریب جانب شمال میں واقع ہے۔تعلیمی ادوار درجہ ناظرہ پرائمری اور فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں قائم مدرسہ امجدیہ میں حاصل کیا۔ حضرت مولانا حبیب الزماں امجدی مصباحی گھوسوی سے، پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے آپ نے دارالعلوم شمس العلوم گھوسی میں لیا،اس وقت حضرت علامہ ومولانا قمرالدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ صدرالمدرسین تھے۔

دارالعلوم ھٰذا کا تعلیمی معیار اس وقت کافی بلند تھا تعلیمی ماحول کا اثر آپ پر بھی پڑا اور علاوہ اس کے حضرت علامہ قمرالدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی نظر خاص بھی آپ پر تھی آپ کو اپنی دعاؤں سے نوازتے اور وقتاً فوقتاً آپ کی تعلیمی سرگرمی کا بھی جائزہ لیتے رہتے تھے۔جس کی وجہ سے آپ کے اندر علوم دینیہ کا عظیم ذخیرہ جمع ہو گیا۔

یہاں سے درجہ مولوی پاس کرنے کے بعد آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا رخ کیا چنانچہ ۱۹۷۷ء میں ششماہی امتحان کے بعد اس عظیم ادارہ میں داخلہ لیکر آپ نے محنت اور بڑی جانفشانی سے تعلیم حاصل کی اور علمی ذخیرہ میں خوب اضافہ کیا۔اور ۱۹۸۳ء میں آپ کی زندگی میں تماؤں کی بہار آئی اور والدین کی دعاؤں کے ثمرات ظاہر ہوئے یعنی عرس عزیزی کے موقع پر دستار فضیلت سے نوازا گیا، پوری زندگی علم دین کی خدمت کرنے میں گزار دی۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

محمد یونس مصباحی

۱۵-۱۱-۲۰۲۳

تاثر استاذ الشعراء حضرت مولانا عبادت حسین صاحب ارشد بلیاوی

نعت اقدس کا ہر شعر بے شک شہہ کی الفت میں ڈوبا ہوا ہے
پڑھنے والے سبھی کہہ رہے ہیں نور و نکہت میں ڈوبا ہوا ہے
اس انوکھی محبت کی تہہ میں بحر رحمت کی موجیں ہیں پنہاں
نعت کا یہ گلدستہ یقیناً حسن جنت میں ڈوبا ہوا ہے
حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے بزم عالم میں شہرہ ہے انکا
نعت لکھنے کا انداز دلکش شان و عظمت میں ڈوبا ہوا ہے
ہے اثر کتنا شعروں میں ان کے تازہ ایمان ہو جائے پڑھ کر
عشق کا یہ قصیدہ بلا شک حسن مدحت میں ڈوبا ہوا ہے
عشق احمد میں سرشار ہو کر شوق سے نعت لکھتے ہیں دیکھو
ان کے ایماں کا جزبہ تو دیکھو بحر رحمت میں ڈوبا ہوا ہے
علم دیں سے نوازا خدا نے نعت گوئی کا بھی شرف بخشا
کیا بتاؤں میں انکا تخیل خوب رفعت میں ڈوبا ہوا ہے
جگمگاتے یہ الفاظِ مدحت کس قدر دل نشیں ہیں نہ پوچھو
فضل خالق سے ہر شعر انکا حسن زینت میں ڈوبا ہوا ہے
انکی باتوں میں گہرائیاں ہیں عشق و الفت کی رعنائیاں ہیں
انکی ہستی کا ہر ایک لمحہ دیں کی خدمت میں ڈوبا ہوا ہے
چوم لیتا ہوں ارشدؔ ادب سے نعت سرور کے مجموعہ کو بھی
کیا خبر ہے کسی کو میرا دل انکی چاہت میں ڈوبا ہوا ہے

حمد باری تعالیٰ

تو خبیر و علیم ہے یارب　　سب سے بڑھ کر رحیم ہے یارب
فضل سے تیرے باغ عالم میں　　کیا ہی دلکش نسیم ہے یارب
قلب مومن میں خوب وحدت کی　　بھینی بھینی شمیم ہے یارب
تیرے فرمان کا جو منکر ہے　　وہ بہت ہی رجیم ہے یارب
کس کے دل میں ہے کیا چھپی چیزیں　　سب کا اک تو علیم ہے یارب
تو نے رستہ نکالا دریا میں　　شان تیری عظیم ہے یارب
قلب محبوبؔ کو منور کر　　تو قدیر و حکیم ہے یارب

نعت پاک

یاالٰہی میں بھی دیکھوں شہہ کا روضہ بار بار　　گنبد خضریٰ کا وہ پر کیف جلوہ بار بار
میں سجاؤنگا حبیب حق کا جلسہ بار بار　　بزم عالم میں کرونگا شہہ کا چرچا بار بار
ہے یہی ارمان دل میں خالق کون ومکاں　　کاش میں دیکھوں در شاہِ مدینہ بار بار
جب در سرکار پر میری رسائی ہو خدا　　ہو مرا باران رحمت میں نہانا بار بار
اے خدائے پاک تو توفیق ہر مومن کو دے　　جشن میلاد پیمبر کا منانا بار بار
جن کے تلوے پر رکھی جبریل نے اپنی جبیں　　دیکھئے ہاں دیکھئے انکا وہ جلوہ بار بار
کاتب تقدیر پر لکھ دے قسمتِ محبوبؔ میں
خواب میں ہو دیکھنا آقا کا چہرہ بار بار

نبی کی گلی ہے۔ نبی کی گلی ہے

نبی کی ولادت کی بے حد خوشی ہے جہاں میں انہیں سے ہوئی روشنی ہے
قضا آ گئی جس کی شہر نبی میں مقدر کا اپنے بڑا وہ دھنی ہے
سنبھل کر قدم حاجیو اپنا رکھنا نبی کی گلی ہے نبی کی گلی ہے
جو شہر نبی میں گیا فضل حق سے کلی اس کے دل کی یقیناً کِھلی ہے
ہیں جھڑتے گنہہ جس جگہ مومنوں کے وہ شہر نبی ہے وہ شہر نبی ہے
چٹائی ہے بستر غذا جو کی روٹی مرے مصطفیٰ کی عجب سادگی ہے
جو رب اور شہہ کی اطاعت مین گزرے وہی زندگی اصل میں زندگی ہے
مرے مصطفیٰ کا ہے در ایسا اعلیٰ فرشتوں کی اک بھیڑ ہر دم لگی ہے
ہیں برباد اعمال محبوبؔ اس کے جو گستاخ سرور ہے وہ دوزخی ہے

نعت پاک

بہت پیاری رب کو نبی کی ادا ہے خدائی نبی کی ادا پہ فدا ہے
یہی میرا ایماں ہے اس میں نہیں شک جو ہے پاس سب کچھ نبی کی عطا ہے
مرا کون عاشق مرا کون دشمن بفضل خدا مصطفیٰ کو پتہ ہے
مری لاج میدان محشر میں رکھنا نبی کا تجھے اے خدا واسطہ ہے
سمجھتا ہے اپنی طرح جو نبی کو وہ انساں بہت ہی بڑا بے حیا ہے
مرے مصطفیٰ سے نہ کرنا تو نفرت انہیں سے ملا خلد کا راستہ ہے
سمجھ پائے کیا کوئی عظمت نبی کی وہ عرش علا آپ کے زیر پا ہے
یہ اعجازِ سرکارِ محبوبؔ دیکھو
بشر کیا حجر نے بھی کلمہ پڑھا ہے

نعت پاک

کرم کر کے بلالیں اب مدینہ یارسول اللہ جدائی سے فٹا جاتا ہے سینہ یارسول اللہ

مجھے آجائے جینے کا قرینہ یارسول اللہ رہے پرنور ہر دم میرا سینہ یارسول اللہ

تمہاری ذات ہی قرب الٰہی کا وسیلہ ہے تمہاری یاد ہے جنت کا زینہ یارسول اللہ

یقیناً نرگس و مشک ختن کو ماند کرتا ہے تیرے جسم مبارک کا پسینہ یارسول اللہ

گھرا ہوں بحر طوفاں میں بہت ہی دور ہے منزل حوالے تیرے ہے میرا سفینہ یارسول اللہ

یہی ہے التجا میری تیرے دربار عالی میں نہ چھوٹے مجھ سے یہ حج کا مہینہ یارسول اللہ

تمنا ہے یہی محبوبؔ کی بس ایک مدت سے

بلالو مجھ کو بھی اک دن مدینہ یارسول اللہ

نعت پاک

نہ پوچھو کتنا حسیں مصطفیٰ کا چہرہ ہے شگفتہ نور سے خیر الوریٰ کا چہرہ ہے

ستارے شمس و قمر جس سے جگمگاتے ہیں قسم ہے حق کی وہ شمس الضحیٰ کا چہرہ ہے

نگاہ عشق سے تم دیکھ کر یہ سمجھو گے کلام پاک میں انکی ثنا کا چہرہ ہے

رسول پاک کی تم اتباع کرو دل سے ادائے مصطفیٰ رب کی رضا کا چہرہ ہے

نبی کے چہرے کو دیکھا تو دشمنوں نے کہا کہیں یہ جھوٹے کا ایسا دمکتا چہرہ ہے

مثال اسکی نہ لاؤ گے حشر تک نجدی وہ ایسا پیکر صدق وصفا کا چہرہ ہے

مجھے بلائیں گے در پر ضرور شہہ اپنے کہ مسکراتا میری التجا کا چہرہ ہے

خدا کے نور سے روشن ہے دیکھ لو ہر دم رسول پاک کے ہر باوفا کا چہرہ ہے

قمر ہے سامنے محبوبؔ اس کے شرمندہ

رسول پاک کا ایسا چمکتا چہرہ ہے

نعت پاک

بات شہہ سے کوئی چھپی کیا ہے غیب داں جو نہ ہو نبی کیا ہے
راہ حق میں شہید ہو جاؤ ،،جان جاؤ گے زندگی کیا ہے،،
سونے کو اک چٹائی آقا کی اس سے بڑھ کر کے سادگی کیا ہے
تو بتا دے ذرا سا اے نجدی ذات شہہ میں کوئی کمی کیا ہے
تم یہ سمجھو گے نور ایماں سے سب پہ آقا کی برتری کیا ہے
پوچھ لے اپنے رب سے اے ناداں میرے آقا کی خواجگی کیا ہے
پوچھ لو حاجیو سے اے لوگو شہر طیبہ میں شانتی کیا ہے
نور آقا سے ہی چمکتا ہے چاند کی ورنہ چاندنی کیا ہے
دائمی زندگی ہے جنت کی چند دن کی یہ زندگی کیا ہے
لکھ تو محبوبؔ نعت سرور کو سامنے تیرے بے بسی کیا ہے

نعت پاک

مجھکو آقا کی جب یاد آنے لگی سوئی قسمت میری جگمگانے لگی
ہند سے جب کوئی سوئے طیبہ چلا ،،یاد مجھکو مدینے کی آنے لگی،،
چاند جب آمنہ کا ہوا جلوہ گر کفر کی تیرگی منہ چھپانے لگی
قتل کرنے چلے جب عمر آپ کو رحمت کبریا مسکرانے لگی
اے حلیمہ تیرے گھر میں ہیں مصطفیٰ جھوپڑی تیری بھی جگمگانے لگی
شہہ کے در پر مجھے حاجیو لے چلو ان کی فرقت بہت ہی ستانے لگی
جب پھنسا ہے مصیبت میں محبوبؔ یہ
رحمت مصطفیٰ کام آنے لگی

نعت پاک

حضور کعبہ ایمان ہیں بلاشبہہ وہی تو جان کی بھی جان ہیں بلاشبہہ
جسے خموشی سے پڑھتے ہیں ہم وہ قرآں ہیں نبی تو بولتا قرآن ہیں بلاشبہہ
مرے حضور کی تمثیل لا نہیں سکتے جہاں میں سب سے وہ ذیشان ہیں بلاشبہہ
یہی تو دعویٰ ہے میرا بھی بزم عالم میں وہی تو حاصل ایمان ہیں بلاشبہہ
نبی سے معرفتِ حق ہوئی ہمیں حاصل نبی خدا کی بھی پہچان ہیں بلاشبہہ
نکالا کفر کی تاریکیوں سے ہم سب کو بہت حضور کے احسان ہیں بلاشبہہ
ہیں جتنی رونقیں محبوبؔ دیکھتے تم ہو
سبھی وہ آقا کے فیضان ہیں بلاشبہہ

نعت پاک

میرے اللہ تری حمد وثنا روشن ہے تیرے محبوب کی پرنور ادا روشن ہے
باغ جنت میں وہی جائیگا جس کے دل میں شاہ کونین کی الفت کا دیا روشن ہے
جان لو نجدیو آقا کے وسیلہ سے ہی باغ جنت مین پہونچ نے کا پتہ روشن ہے
خالی جاتا ہی نہیں در سے گدا گر کوئی سلسلہ تیری سخاوت کا شہا روشن ہے
فکر امت میں بسر عمر ہوئی ہے ساری مومنوں آج بھی آقا کی دعا روشن ہے
وہ جسے چاہیں عطا کر دیں شہنشاہی بھی میرے سرکار کا اندازِ عطا روشن ہے
سامنے انکے ستاروں کی حقیقت کیسی چاند بھی نورِ شہہ دیں سے ہوا روشن ہے
حق تعالٰی کا بڑا تجھ پہ کرم ہے محبوبؔ
نور ایماں سے سینہ بھی تیرا روشن ہے

نعت پاک

باعث تخلیق خلقت آپ ہیں　منبع رشد و ہدایت آپ ہیں
نعمتیں رب کی ہیں بیشک بے شمار　سب سے بڑھ کر رب کی نعمت آپ ہیں
آپ کی ہے ذات اقدس بے مثال　،، جان عالم جان رحمت آپ ہیں،،
بزم عالم ہو کہ ہو خلد بریں　میرے آقا سب کی زینت آپ ہیں
اے گنہگارو نہ گھبراؤ ذرا　صاحب تاج شفاعت آپ ہیں
آپ کے جود و کرم کی حد نہیں　یا نبی بحر سخاوت آپ ہیں
میرا کہنا ہے یہی محبوبؔ بس
دو جہاں کی شان و شوکت آپ ہیں

نعت پاک

مدینہ یاالٰہی تیری رحمت کی نشانی ہے　شہہ کون و مکاں کی شان و عظمت کی نشانی ہے
کوئی عاشق یہ کر پاتا نہیں ہے فیصلہ اسکا　،، تیرا در بار جنت ہے کہ جنت کی نشانی ہے،،
مرے سرکار کی ہی شان میں لولاک آیا ہے　یہ بزم دو جہاں شہہ کی ولادت کی نشانی ہے
یتیموں اور بچوں کے سروں پر ہاتھ کا رکھنا　شہنشاہ دو عالم کی یہ شفقت کی نشانی ہے
دو پارہ چاند کا ہونا فلک پر اے مسلمانو　یقیناً یہ بھی آقا کی حکومت کی نشانی ہے
ہیں سوئے حضرت شیخین پہلوئے شہہ دیں میں　ابوبکر و عمر کو ان سے قربت کی نشانی ہے
وہ بھوکے رہ کے خود کھانا کھلا دیتے ہیں اوروں کو　نبی کی زندگی صبر و قناعت کی نشانی ہے
مدینہ جو بھی جاتے ہیں یہی سب سے وہ کہتے ہیں　جو ہے شہر نبی بیشک ہدایت کی نشانی ہے
شب معراج جانا عرش پر محبوبؔ آقا کا
نرالی شان ہے انکی یہ رفعت کی نشانی ہے

نعت پاک

مومنوں ہے زندگانی کی بقا فردوس میں آنہیں سکی کبھی ہرگز قضا فردوس میں
فضل خلاق دو عالم ہو گیا مجھ پر اگر میں بھی پڑھتا جاؤنگا صل علیٰ فردوس میں
کس قدر راونچا نصیبہ اسکا ہوگا مومنوں سامنے ہو جن کے محبوب خدا فردوس میں
جائیگا فضل خدا سے ہے یقیں کامل مجھے سرور کونین کے در کا گدا فردوس میں
جاری ہیں نہریں شہد اور دودھ کی ہر دم وہاں نعمتیں خالق کی ہیں بے انتہا فردوس میں
اپنے آقا پر نچھاور جس نے سب کچھ کر دیا جائیگا واللہ ایسا باوفا فردوس میں
کہتا ہے ایمان میرا ہر گھڑی محبوبؔ یہ
عاشق سرور کا ہوگا داخلہ فردوس میں

نعت پاک

نبی کا طریقہ بتاتے رہیں گے چراغ محبت جلاتے رہیں گے
بفضل خدا حشر تک میرے آقا ،،سخاوت کا دریا لٹاتے رہیں گے،،
نبی وجہہ تخلیق عالم ہیں بیشک سبھی کو سدا یہ بتاتے رہیں گے
مسلمانو گھبراؤ مت مشکلوں سے نبی آفتوں سے بچاتے رہیں گے
شہنشاہ کونین ہیں میرے آقا گہر رحمتوں کے لٹاتے رہیں گے
خزانوں کی سب کنجیاں مصطفیٰ کو خدا نے عطا کی بتاتے رہیں گے
اے محبوبؔ جو ہیں غلام شہہ دیں
وہ آقا کی محفل سجاتے رہیں گے

نعت پاک

بزم جہاں میں رہبر اسلام آ گیا فضل خدا سے مصلح اقوام آ گیا
اسکو ملا ہے گوہر مقصود مومنوں جو بھی در رسول پہ ناکام آ گیا
دل مسکرایا رنج والم دور ہو گئے اللہ کے حبیب کا جب نام آ گیا
ایماں ملا ہے دولت وشہرت بھی مل گئی دامن میں شاہ دیں کے جو گمنام آ گیا
جائیگا وہ ضرور مدینہ اے مومنوں جسکو رسول پاک کا پیغام آ گیا
اپنی طرح سمجھتے ہو سرکار کو بشر کیسا خیال دل میں تیرے خام آ گیا
محبوبؔ ڈوب جاتی میری ناؤ بحر میں
سرکار کا سہارا مجھے کام آ گیا

نعت پاک

رسول پاک کی جو محفلیں سجاتے ہیں خدا کی نعمتیں وہ بے شمار پاتے ہیں
نبی کے عشق میں جو جان ودل لٹاتے ہیں وہی تو جینے کا دنیا میں لطف پاتے ہیں
کھڑے ہیں در پے گدا جھولیوں کو پھیلائے وہ رحمتوں کے گہر ہر گھڑی لٹاتے ہیں
فلک کے شمس وقمر ہوں کہ وہ ستارے ہوں رخ حبیب کے صدقے میں جگمگاتے ہیں
جدائی سرور عالم کی جب ستاتی ہے ،، نبی کے چاہنے والوں میں بیٹھ جاتے ہیں ،،
سجا دیا ہے فرشتوں نے آسمانوں کو حضور عرش پہ ملنے خدا سے جاتے ہیں
یہ بارگاہ رسالت کی شان وعظمت ہے جہاں سمیٹ کے پر جبرئیل آتے ہیں
خوشی لحد میں بہت مومنوں کو ہوتی ہے فرشتے آپ کی پہچان جب کراتے ہیں
خیال شہہ کو ہے محبوبؔ اپنی امت کا
ہمیں عذاب جہنم سے وہ بچاتے ہیں

نعت پاک

بزم جہاں میں سب کو ہے راحت کی جستجو مجھ کوتو ہے رسول کی رحمت کی جستجو
جب اذھبوا کہیں گے سرحشر انبیاء ہوگی شفیع حشر کوامت کی جستجو
یادوں میں جسکی چاند ستارے بھی کھو گئے عشاق کو ہے انکی بھی طلعت کی جستجو
اس کیلیئے بہشت کے ابواب ہیں کھلے ہر دم جسے ہے دیں کی اشاعت کی جستجو
پیرس کی آرزو ہے نہ لندن کے شہر کی مجھ کو در نبی پہ ہے تربت کی ہے جسیجو
دیتے ہیں جس کے در پے فرشتے بھی حاضری مجھکو بھی ہے اسی کی زیارت کی جستجو
جنت کی آرزو ہے تو رکھا اپنے دل میں بھی سرکار دو جہاں کی اطاعت کی جستجو
فضل خدا سے جائیگا جنت میں وہ بشر کرلے جو والدین کی خدمت کی جستجو
جب انکی زندگی ہے نمونہ میرے لئے لازم ہے انکی ہر گھڑی سیرت کی جستجو
مومن وہ کون ہے جو نہ محبوبؔ یہ کہے ،،دل میں ہے میرے انکی زیارت کی جستجو،،

نعت پاک

ہوئے جلوہ گر جب شفیع الامم گرے منہ کے بل بت کدوں کے صنم
دیار نبی ہے بڑا محترم سنبھل کر وہاں پے تو رکھنا قدم
نہیں جرم بخشش کے قابل میرا سر حشر سرکار رکھنا بھرم
تیری ذات ہے رحمت دو جہاں تیرا سب پہ ہے عام لطف و کرم
تیری شان عقل و خرد سے پرے ہے عرش بریں تیرے زیر قدم
رہے موجزن دل میں حب نبی نہیں چاہئے مجھ کو جاہ و حشم
بلا لیجئے در پہ محبوبؔ کو
یہی دے رہا دل صدا دم بدم

نعت پاک

سب سے اعلیٰ مصطفیٰ کا مرتبہ دیکھا گیا　خالق اکبر سے انکا رابطہ دیکھا گیا
نور سے جب نور ملنے عرش اعظم پر گیا　ہر طرف بس نور کا ہی سلسلہ دیکھا گیا
انبیاء بیشک بہت آئے ہیں دنیا میں مگر　سب سے بڑھ کر آپکا ہی مرتبہ دیکھا گیا
سرور اعظم کی یہ عظمت اور رفعت دیکھئے　عرش کے سینے پہ انکا نقش پا دیکھا گیا
آمنہ تیرے پسر کی ذات ایسی ہے فقط　جنکو ذات کبریا کا آئینہ دیکھا گیا
سایۂ فاروق سے تھا بھاگتا شیطاں لعیں　آپکا دریا پہ بھی وہ دبدبہ دیکھا گیا
گھوڑوں کو دوڑا دئے دریا میں بے خوف وخطر　ایسا بھی اصحاب کا ہے حوصلہ دیکھا گیا
یوں تو سارے انبیاء محبوبؔ لائے معجزے
سر سے پا تک مصطفیٰ کو معجزہ دیکھا گیا

نعت پاک

کیا بیاں کوئی کرے مدحت رسول اللہ کی　سلسبیل وکوثر وجنت رسول اللہ کی
ضبط سے باہر ہے اب فرقت رسول اللہ کی　یاالٰہی دیکھ لوں صورت رسول اللہ کی
فرش سے وہ عرش تک پل میں گئے اور آگئے　کیا بیاں کوئی کرے رفعت رسول اللہ کی
امتوں میں سب سے بہتر انکی امت ہے فقط　صاحب عظمت بہت امت رسول اللہ کی
پر سمیٹے در پے ان کے آتے ہیں جبریل بھی　فرش والوں دیکھ لو عظمت رسول اللہ کی
وہ صحابہ تھے　کہ جن کے لب پے تھا جاری یہی　چھوڑ سکتے ہم نہیں سنت رسول اللہ کی
بارگاہ حق میں ہے محبوبؔ احمد کی دعا
باغ جنت میں ملے قربت رسول اللہ کی

نعت پاک

ہے میری زندگی کی خوشی نعت مصطفیٰ سامان مغفرت ہے یہی نعت مصطفیٰ
اس معجزہ کو دیکھ کر حیرت میں کفر ہے ،،بے جان کنکری نے پڑھی نعت مصطفیٰ،،
دنیا مثال دے نہیں پائے گی حشر تک حسان نے ہے ایسی پڑھی نعت مصطفیٰ
سینے میں دل ہمارا خوشی سے اچھل پڑا محفل میں ہم نے جب ہے پڑھی نعت مصطفیٰ
فضل خدا سے کچھ مجھے شہرت بھی مل گئی عشق رسول میں جو لکھی نعت مصطفیٰ
رتبہ رسول پاک کا کتنا بلند ہے پڑھتے ہیں خود فرشتے سبھی نعت مصطفیٰ
سرشار دل کو کیجئے حب رسول سے بیشک کریگی دور کمی نعت مصطفیٰ
ہم سب کو رب کے فضل سے سیراب کرگئی ابر کرم جو بن کے اٹھی نعت مصطفیٰ
نعت رسول لکھنے کا دیکھو ہے یہ اثر قسمت سنوار دی ہے میری نعت مصطفیٰ
نعت نبی کا لکھنا اے محبوبؔ خوب ہے دل کی کھلا رہی ہے کلی نعت مصطفیٰ

نعت پاک

خالق دو عالم کی بندگی ضروری ہے جان و دل سے آقا کی پیروی ضروری ہے
دیکھنا ہے گر تجھ کو باغ خلد کا منظر زندگی میں طیبہ کی حاضری ضروری ہے
زور سے نہ تم بولو در پہ ان کے نادانو بارگاہ آقا میں عاجزی ضروری ہے
کیوں نہیں مٹاتا ہے چہرے کی سیاہی کو رخ پہ تیرے ایماں کی تازگی ضروری ہے
ڈوب کر محبت میں سرور دو عالم کی نعت لکھنے کی خاطر شاعری ضروری ہے
مصطفیٰ کی عظمت کو گر تجھے سمجھنا ہے دل میں تیرے ایماں کی روشنی ضروری ہے
بچنا مکر شیطاں سے چاہتے ہو گر محبوبؔ ،،ہر قدم پہ آقا کی پیروی ضروری ہے،،

نعت پاک

اسلام پھیلا خوب محبت کے باغ سے ایماں ہے پر بہار نبوت کے باغ سے
باغ ارم سے کم نہیں طیبہ کی سرزمیں لگتا ہے جیسے آئی ہے جنت کے باغ سے
محشر میں میری لاج بھی رکھئے گا یا نبی ہو جاؤں شاد کام شفاعت کی باغ سے
تاریکیوں پہ اب ہے اجالوں کا دبدبہ روشن جہاں ہے شمع رسالت کے باغ سے
گستاغ مصطفیٰ جو ہیں انکو تو اے خدا توفیق توبہ دیدے ہدایت کے باغ سے
خلد بریں میں جانے کی خواہش ہے گر تجھے منہ پھیرنا نہ اپنا اطاعت کے باغ سے
نعت نبی کے لکھنے کا مولیٰ ہنر تو دے حسان کے طفیل میں مدحت کے باغ سے
محبوبؔ تم کو لکھنی ہے نعت نبی اگر
مدحت کے پھول لاؤ عقیدت کے باغ سے

نعت پاک

صدائے حق کو ہیں دشمن لگے دبانے میں ہرا رہے گا چمن دیں کا ہر زمانے میں
حضور مالک کونین ہیں بلاشبہہ ہمیں تو ناز ہے اس بات کو بتانے میں
کرم ہو امت عاصی پہ رحمت عالم لگے ہیں دین کے دشمن ہمیں مٹانے میں
تمام رنج والم میں بھی بھول جاتا ہوں ،،مزہ جو ملتا ہے نعت نبی سنانے مین،،
جوان کے عاشق صادق ہیں لطف ملتا ہے نبی کے نام پر گھر بار سب لٹانے میں
بتاتے کیوں نہیں شان نبی تم اپنوں کو مزہ ہے ملتا بھلا کیا تمہیں چھپانے میں
کٹایا سر کو جو اپنے شہید اعظم نے نبی کے دین کو واللہ ہیں بچانے میں
مرا عقیدہ ہے محبوبؔ روز محشر تک
نبی سا کوئی نہ آئیگا اب زمانے میں

نعت پاک

شہہ کا رتبہ بھی بے مثالی ہے　ان کے جیسا نہ کوئی عالی ہے
اپنے آقا کے در سے ہی بیشک　خلد کی راہ میں نے پالی ہے
یہ حقیقت ہے اے جہاں والو　،،آپ کی ہر ادا نرالی ہے،،
جسم آقا سے جو زمیں مَس ہے　عرش اعظم سے بھی وہ عالی ہے
ان سا کوئی نہیں ہے عالم میں　مرے آقا کی شان عالی ہے
شہہ کا در مَرجع خَلائق ہے　شاہ بھی اس جگہ سوالی ہے
خلد محبوبؔ جس کو کہتے ہیں
میرے آقا کی دیکھی بھالی ہے

نعت پاک

میرا دعویٰ ہے مرا ایمان ہے　شاہ بطحا نائب رحمان ہے
ہے یہی قرآن کہتا مومنوں　،،سب سے اعلیٰ مصطفیٰ کی شان ہے،،
رونقیں جو دیکھتے ہو چار سو　یہ نبی کا مومنوں فیضان ہے
شہر طیبہ کس قدر ہے محترم　سوچیۓ وہ مھبط قرآن ہے
میرا ایماں ہے رسول محترم　وہ مری ایمان کی بھی جان ہے
پڑھ لیا پتھر نے کلمہ کس طرح　عقل انساں سوچ کر حیران ہے
نعت سرور خوب لکھ محبوبؔ تو
خلد میں جانے کا یہ سامان ہے

نعت پاک

یہی بس آخری ارمان ہے اے کاش قسمت سے لپٹ کے میں بھی مرجاؤں حبیب حق کی تربت سے
سر محشر پریشاں حال ہوں گے امتی جس دم چھپالیں گے وہ اپنی چادر رحمت مین شفقت سے
رسول پاک کی الفت کا بیشک یہ صلہ دیگا نوازیں جائینگے جنت میں مومن خوب نعمت سے
مسلماں ہو نہیں سکتا وہ چاہے لاکھ عابد ہو ہے جسکا قلب خالی میرے آقا کی محبت سے
کرم فرمائیں گے آقا تمہاری خستہ حالی پر مسلمانوں نہ ہو مایوس تم آقا کی رحمت سے
نبی کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں جو ہردم وہ جنت پا نہیں سکے ہیں خالق کی عبادت سے
تیرے دربار میں یارب یہی ہے التجا میری نہ ہو محروم یہ محبوبؔ آقا کی شفاعت سے

نعت پاک

باغ دیں ہے ہرا محبت سے دیں ہے پھیلا سدا محبت سے
شان سمجھو اسی سے آقا کی ،،پیڑ چلنے لگا محبت سے،،
نفرتوں کی بلند دیواریں جڑ سے اس کو گرا محبت سے
سب سے بہتر ہے ذات سرور کی سبکو تو یہ بتا محبت سے
سرور دوجہاں نے طائف میں ظلم کو ہے سہا محبت سے
جا کے طیبہ میں شہہ سے بادصبا حال میرا سنا محبت سے
عرش پر جب قدم رکھا شہہ نے عرش بھی جھوم اٹھا محبت سے
اپنے محبوب کی اداؤں کو دیکھتا ہے خدا محبت سے
لامکاں میں بلا کے آقا کو حق تعالیٰ ملا محبت سے
شامیانہ نبی کی رحمت کا ہر گھڑی ہے تنا محبت سے
جانا محبوبؔ جب تو طیبہ میں پاؤں رکھنا ذرا محبت سے

نعت پاک

نہیں شہہ سا کوئی جہاں بولتا ہے　یہی نعرۂ عاشقاں بولتا ہے
قدم باادب رکھنا شہر نبی میں　یہ حجاز کا کارواں بولتا ہے
خدا جانے کب انکا دیدار ہوگا　یہ سینے میں درد نہاں بولتا ہے
فدا ان پہ رب کی ہے ساری خدائی　،،محمد محمد جہاں بولتا ہے،،
وہ دیکھو چلے آ رہے ہیں شہہ دیں　ستاروں سے یہ آسماں بولتا ہے
کئی دن سے پیاسا ہوں مت تیر مارو　ستمگر سے اک بے زباں بولتا ہے
نبی کی محبت کا انعام ہوں میں　یہ مومن سے باغ جناں بولتا ہے
وہاں جھولیاں سب کی بھرتی ہیں بیشک　شہہ دیں کا یہ آستاں بولتا ہے
بلا لیجئے در پے سلطان عالم
یہ محبوبؔ اک نعت خواں بولتا ہے

نعت پاک

اپنی تقدیر کو اوج پر دیکھ لو　خواب میں روئے خیر البشر دیکھ لوں
باادب اپنے سر پر اٹھالونگا ہیں　گر مدینے کا کوئی حجر دیکھ لوں
خالق دو جہاں مجھ کو توفیق دے　روضۂ مصطفیٰ اک نظر دیکھ لوں
جس جگہ جلوہ فرما ہیں محبوب رب　کاش میں بھی وہ نوری نگر دیکھ لوں
میرے دل کی یہی آرزا ہے خدا　،،شافع روز محشر کا در دیکھ لوں،،
جس طرف سے گئے ہیں اے محبوبؔ وہ
کاش آقا کی وہ رہ گزر دیکھ لوں

نعت پاک

یہی کہتا ہے بس سارا زمانہ یارسول اللہ تمہارا سب سے اچھا ہے گھرانہ یارسول اللہ

بدن جب گرمیٔ محشر سے بھڑکے تو کرم کرکے مجھے بھی اپنی چادر میں چھپانا یارسول اللہ

جب آئے اِذھَبوا کی بس صدا میدان محشر سے تو ایسے میں مجھے بھی بخشوانا یارسول اللہ

کرم کی ہو نظر مجھ پر کہ ہے ایمان خطرے میں مخالف ہے میرا سارا زمانہ یارسول اللہ

کوئی تمثیل کیا دیگا بھلا تیرے زمانے کی ہے کتنا محترم تیرا زمانہ یارسول اللہ

کرم ہو سرورِ کونین اس محبوبؔ عاصی پر

میری جانب ہے دشمن کا نشانہ یارسول اللہ

نعت پاک

مصطفیٰ کا مرتبہ خالق بڑھاتا جائیگا رتبۂ سرکار محشر میں دکھاتا جائیگا

میرا دعویٰ ہے یہی اس میں نہیں ہے شک کوئی شہہ کا عاشق خلد میں بھی مسکراتا جائیگا

نفسی نفسی کا جب عالم ہوگا برپا حشر میں چادرِ رحمت میں اپنی وہ چھپاتا جائیگا

جو بھی ہوں گے عاشق محبوب داور حشر میں آب کوثر وہ نبی انکو پلاتا جائیگا

سرور کونین کا عاشق ہمیشہ مومنوں جشن میلادِ شہہ بطحیٰ مناتا جائیگا

جسکی قسمت میں ہے جنت اس کی ہوگی شان یہ حب احمد سے وہ اپنا دل بساتا جائیگا

جس کے دل میں حب احمد ہوگی اے محبوبؔ وہ

نعت سرکار دوعالم گنگناتا جائیگا

نعت پاک

باادب مومنیں دیکھتے رہ گئے   انکا روضہ حسیں دیکھتے رہ گئے
سدرۃ المنتہیٰ سے بڑھے مصطفیٰ   شہہ کو روح الامیں دیکھتے رہ گئے
جانے والے سبھی تو مدینہ چلے   سب کا منہہ ہم یہیں دیکھتے رہ گئے
عرش پے جب گئے ہیں حبیب خدا   جلوۂ دل نشیں دیکھتے رہ گئے
میرے آقا کے نورانی رخ کو سبھی   وقت کے مہہ جبیں دیکھتے رہ گئے
چاند سورج ستارے فلک پر سبھی   شہہ کا روئے حسیں دیکھتے رہ گئے
جو بھی قسمت سے محبوبؔ طیبہ گئے
وہ مقدس زمیں دیکھتے رہ گئے

نعت پاک

مصطفیٰ کا نوری پیکر لاجواب   انکی بوئے جسم اطہر لاجواب
دیکھ لو آقا کا ہے گھر لاجواب   ان کے والد اور مادر لاجواب
ہر بشر کے لب پہ جاری ہے یہی   فاطمہ شہہ کی ہیں دختر لاجواب
آؤ مل کے ساتھ میں ہم سب کہیں   حضرت شبیر و شبّر لاجواب
چاند تاروں کو ملی جس سے ضیا   وہ نبی کا روئے انور لاجواب
محوِ حیرت ہیں سلاطین جہاں   انکا بستر انکی چادر لاجواب
میرا دل یہ کہہ رہا ہے بار بار   ،،شہر طیبہ کا ہے منظر لاجواب،،
دیکھ لینا حشر میں انکا مقام   ہیں شفیع روز محشر لاجواب
ہے یہی محبوبؔ کہتا ہر گھڑی
زوجۂ پاک پیمبر لاجواب

نعت پاک

وہ تروتازہ وفا کے پھول ہیں　جو بھی باغ مصطفیٰ کے پھول ہیں
حشر تک مرجھا نہیں سکتے کبھی　،،جو دیار مصطفیٰ کے پھول ہیں،،
راہ حق میں دیتے ہیں جو جان کو　مومنوں وہ سب بقا کے پھول ہیں
حضرت عثمان کی کیا بات ہے　فضل رب سے وہ حیا کے پھول ہیں
اے میرے آقا ادائیں آپ کی　حق تعالیٰ کی رضا کے پھول ہیں
دشمنان دیں کروانکا خیال　جو مہکتے کربلا کے پھول ہیں
انکی خوشبو سے جہاں ہے مشک بار　ایسے وہ خیرالوریٰ کے پھول ہیں
تم کرو تعظیم انکی ہر گھڑی　جو پیمبر کی عطا کے پھول ہیں
حضرت حسان کی عظمت نہ پوچھ　وہ تو نعت مصطفیٰ کے پھول ہیں
سن لو اے محبوبؔ وہ بے مثل ہیں
جو شہہ نورالہدیٰ کے پھول ہیں

نعت پاک

محترم کتنا ہے ذیشان ربیع الاول　ہم منائیں گے مسلمان ربیع الاول
میرے ہر خون کے قطرہ میں سمایا تو ہے　تجھ پہ قربان میری جان ربیع الاول
حشر تک تجھ کو مسلمان نہیں بھولیں گے　جان ودل تجھ پہ ہے قربان ربیع الاول
وصف کس طرح بیاں کوئی کریگا انساں　تجھ سے خوش صاحب ایمان ربیع الاول
برکتوں سے تیری محروم نہیں ہے کوئی　ہر طرف تیرا ہی فیضان ربیع الاول
ہم منائیں گے اے محبوبؔ میلاد سرور
اہل سنت کی ہے پہچان ربیع الاول

نعت پاک

حب نبی سے دل کو سجانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

شہر نبی میں جا کر دیکھو کیسا سہانا ہے منظر لگتا ہے اب خلد کا منظر اترا ہے اس دھرتی پر

شہر رسول پاک میں جانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

شہر نبی میں رہنے کو خواہش ہر مومن کو ہوتی ہے چشم کرم ہو جائے جس پر حاضری اسی کی ہوتی ہے

کوئے نبی میں موت کا آنا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

پتھر کھا کر جسم پے اپنے ان کو دعائیں دیتے ہیں سہہ لیتے تھے ظلم مگر بہتر ہی جزائیں دیتے تھے

دشمن کو سینے سے لگانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

اسریٰ کی شب دھوم مچی ہے رب کے پیارے آتے ہیں حور و ملائک واسطے ان کے خلد بریں کو سجاتے ہیں

عرش پہ رب سے ملنے جانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

آغوش رحمت میں اپنی انکو لیا ہے خالق نے امت کی بخشش کا وعدہ ان سے کیا ہے خالق نے

راز کی باتیں ان کو بتانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

رحمت کی چادر میں چھپانا کتنا اچھا لگتا ہے عشق میں ان کے خود کو مٹانا کتنا اچھا لگتا ہے

سنتے ہیں فریاد وہ بیشک سب پہ کرم فرماتے ہیں ہر مشکل میں کام ہمیں محبوبؐ شہہ دیں آتے ہیں

نعت پاک

میرے نبی کی عظمت ہے بے مثال واللہ ہم سب پے انکی رحمت ہے بے مثال واللہ

کیسے کروں میں مدحت وہ ہیں خدا کے پیارے آقا کی رب سے قربت ہے بے مثال واللہ

پہونچے نبی جہاں تک کوئی نہ پہونچا اس جا یہ انکی شان و رفعت ہے بے مثال واللہ

ہو مشک یا کہ عنبر یا ہو گلاب لالہ ان سب میں شہہ کی نکہت ہے بے مثال واللہ

ان سا نہیں ہے کوئی تم ڈھونڈھ لو جہاں میں میری نبی کی سیرت ہے بے مثال واللہ

کیا پوچھتے ہو مجھ سے شہر نبی کی عظمت　　اسکی تو زیب و زینت ہے بے مثال واللہ
ہم عاصیوں کے حق میں بیشک بروز محشر　　سرکار کی شفاعت ہے بے مثال واللہ
فضل خدا سے ہم کو ایمان جو ملا ہے　　ایمان کی یہ دولت ہے بے مثال واللہ
اس غار ثور میں بھی وہ مکڑیوں کا جالا　　رب کی وہاں حفاظت ہے بے مثال واللہ
بے زر گیا جو در پہ بوذر وہ بن کے لوٹا　　سرکار کی عنایت ہے بے مثال واللہ
وہ مفلسوں کے ماویٰ وہ بے کسوں کے ملجا
محبوبؔ انکی شفقت ہے بے مثال واللہ

نعت پاک

رسول پاک کی عظمت سمجھ سے باہر ہے　　سمجھ نہ پاؤ گے رفعت سمجھ سے باہر ہے
جبیں کو ملتے ہیں جبریل شہہ کے تلوے سے　　رخ حبیب کی مدحت سمجھ سے باہر ہے
نثار خلد بریں خود ہی ہوتی ہیں جس پر　　نبی کی شہر کی زینت سمجھ سے باہر ہے
لگی ہے بھیڑ وہاں ہر گھڑی فرشتوں کی　　مزار پاک کی عظمت سمجھ سے باہر ہے
وزیر دو ہیں فلک پر تو دو زمیں پر بھی　　حبیب رب کی حکومت سمجھ سے باہر ہے
ہیں دفن حضرت شیخین شہہ کے پہلو میں　　نبی سے دونوں کی قربت سمجھ سے باہر ہے
گئے تھے عرش پہ ملنے حضور خالق سے　　وہ بے مثال فضیلت سمجھ سے باہر ہے
وہ اپنے سینے سے دشمن کو بھی لگاتے ہیں　　مدینے والے کی رحمت سمجھ سے باہر ہے
نبی کے جسم کی بو سے مہکتا ہے رستہ　　قسم ہے حق کی وہ نکہت سمجھ سے باہر ہے
قسم خدا کی اے محبوبؔ بزم عالم میں
رسول پاک کی سیرت سمجھ سے باہر ہے

نعت پاک

بڑا خوش بخت وہ جس نے رخ سرکار دیکھا ہے   نگاہ عشق سے انکا حسیں کردار دیکھا ہے
مرے سرکار کے جیسا کوئی سردار دیکھا ہے   نبی کے شہر کے جیسا کہیں گلزار دیکھا ہے
صحابہ یوں تو ہیں لاکھوں بتادو تم مجھے اتنا   ابووبکر وعمر جیسا نبی کا یار دیکھا ہے
لگا لیتے تھے دشمن کو بھی آقا اپنے سینے سے   شہہ کونین جیسا مونس وغم خوار دیکھا ہے
یتیموں کے سروں پر دست شفقت کو بھی رکھ دینا   سوائے مصطفیٰ کے کس کا ایسا پیار دیکھا ہے
جسے چاہیں عطا کر دیں شہنشاہی وہ پل بھر میں   مری آقا سا کوئی مالک ومختار دیکھا ہے
شہہ کونین کے در کے سوا سارے زمانے میں   کہیں جبریل کے جیسا تو پہردار دیکھا ہے
جہاں کو چھان ڈالے ہو مگر مجھکو بتادو تم   درسرکار سے بڑھ کر کوئی دربار دیکھا ہے
ادائیں دیکھ کر کفار بھی ایمان لاتے ہیں   حبیب کبریا جیسا کوئی کردار دیکھا ہے
ہزاروں نعت کے شاعر تو ہیں محبوؔب دنیا میں   کوئی حسان جیسا صاحب گفتار دیکھا ہے

نعت پاک

سرکار دوعالم کی رفعت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں   آقا کے صحابہ کی عظمت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
اے شہر نبی تیری حرمت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں   آقا کے کف پاک کی عظمت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
بوبکر وعمر عثمان وعلی افضل ہیں صحابہ میں تو یہی   اصحاب محمد کی مدحت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
یہ عائشہ بی بی کی عظمت ہے کس میں سمجھنے کی طاقت   جو رب نے انہیں دی ہے عزت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
اللہ کے صالح نبدوں نے کیا کیا نہ کرامت دکھلائی   سن انکی کرامت کی آیت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
اصحاب نبی اس عالم میں ایماں کی کسوٹی ہیں بے شک   ہاں رشد وہدایت کی نکہت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
مختار دوعالم ہیں بیشک کرتے ہیں عطا رب کی نعمت   اے منکر حق شہہ کی رحمت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں
کردار چمکتے ہیں ان کے واللہ ستاروں کے جیسے   محبوؔب صحابہ کی سیرت قرآں سے مٹانا کھیل نہیں

نعت پاک

وہ دن مہک رہے ہیں بچپن مہک رہا ہے　　محبوب کبریا کا تن من مہک رہا ہے
بے مثل ہے یقیناً انکی وہ ذات اقدس　　،،عطر نبی سے سارا گلشن مہک رہا ہے،،
جسم حبیب حق سے نکلا ہوا پسینہ　　پا کر دلھن کے دل کا آنگن مہک رہا ہے
سارا جہاں معطر خوشبو سے ہے انھیں کے　　سرکار دو جہاں کا مسکن مہک رہا ہے
جو عاشق نبی ہیں وہ کہہ رہے یہی ہیں　　پیارے نبی کا اب تک مدفن مہک رہا ہے
کیا پوچھتے ہو مجھ سے شان حبیب داور　　ان کے قدم کا اب تک دھوون مہک رہا ہے
تھاما ہے جس نے دامن سرکار دو جہاں کا　　فضل خدا سے اسکا دامن مہک رہا ہے
سرکار دو جہاں کے آمد کا یہ اثر ہے　　اے آمنہ تیرا گھر آنگن مہک رہا ہے
کتنا بڑا کرم ہے محبوبؔ یہ خدا کا　　میری حیات کا بھی گلشن مہک رہا ہے

نعت پاک

مرے رسول سا ہونا محال ہے بیشک　　کوئی نہ انکی طرح باکمال ہے بیشک
چمک رہے ہیں ستارے انہیں کے صدقے میں　　نبی کے نور کا طالب ہلال ہے بیشک
مجھے ہے ناز بہت آپ کی شفاعت پر　　گنہگار میرا بال بال ہے بیشک
بغیر حب نبی جاؤ گے نہ جنت میں　　تمہارے واسطے ہر جا زوال ہے بیشک
لگا نہ پائیگا کوئی ہلال کی قیمت　　حسیں قمر سے بھی تیرا بلال ہے بیشک
بلا لو در پہ مجھے بھی شہنشہِ عالم　　تیرے فراق میں یہ جاں نڈھال ہے بیشک
نہیں جو مانتے پیارے نبی کی باتوں کو　　اسی سبب سے بڑا سب کا حال ہے بیشک
ہے جس کے ہاتھ میں دامن رسول کا محبوبؔ
خدا کے فضل سے وہ مالا مال ہے بیشک

نعت پاک

جشن میلاد پیمبر کا منانا خوب ہے بارش رحمت میں ہم سب کا نہانا خوب ہے
محفل میلاد کو ہم بھی منائیں گے سدا مصطفیٰ کے بزم کو رب کا سجانا خوب ہے
رحمت عالم کی رحمت سے نہ تم مایوس ہو روز محشر انکا ہم کو بخشوانا خوب ہے
اپنے جیسا کہنے والو دیکھ لو تم معجزہ کنکری سے کلمہ آقا کا پڑھانا خوب ہے
فرش سے عرش بریں تک فضل رب سے مومنوں پل میں محبوب خدا کا جانا آنا خوب ہے
کیا کوئی تمثیل دیگا رحمت کونین کی دشمنوں کو اپنے سینے سے لگانا خوب ہے
کون مارا جائیگا کل بدر کے میدان میں نقشۂ مقتل کو پہلے سے بنانا خوب ہے
شکر خالق زندگی بھر تم ادا کرتے رہو
نعت گوئی کا ہنر محبوبؔ پانا خوب ہے

نعت پاک

عشق دل میں بھرا ہے نبی کے لئے ہر خوشی بھی فدا ہے نبی کے لئے
شاہ کونین کا مرتبہ دیکھ لو ،، بیتِ داور جھکا ہے نبی کے لئے،،
کہتی ہے دل کشی باغ فردوس کی مہکی مہکی فضا ہے نبی کے لئے
آیئے آیئے اور بھی قرب میں عرش پہ یہ صدا ہے نبی کے لئے
دیکھ کر ان کو آتے ہوئے عرش بھی وجد میں آ گیا ہے نبی کے لئے
ان کی عظمت کا پرچم جدھر دیکھئے خوب لہرا رہا ہے نبی کے لئے
شان ان کی دکھانی ہے محبوبؔ بس
روز محشر بپا ہے نبی کے لئے

نعت پاک

قہرِ حق سے ہم سب کو مصطفیٰ بچاتے ہیں فضل رب سے وہ ہر دم راہ حق دکھاتے ہیں
کتنا محترم ہے در رحمت دو عالم کا پر سمیٹ کر اپنا جبریل آتے ہیں
پوچھتے ہو کیا مجھ سے عظمتِ مدینہ تم اس جگہ کی مٹی کو ہم ادب سے لاتے ہیں
دل کشی پیرس کو میں تو بھول جاتا ہوں طیبہ کے حسیں منظر جب بھی یاد آتے ہیں
اپنا جذبۂ ایماں کرنے کو تر و تازہ ،،مصطفیٰ کے دیوانے محفلیں سجاتے ہیں،،
رات بھر نہ سوتے ہیں غم میں عاصی امت کے سر کو رکھ کے سجدہ میں اشک وہ بہاتے ہیں
رب کے نائب مطلق سرورِ دو عالم ہیں پیڑ اور پتھر سے کلمہ وہ پڑھاتے ہیں
جائینگے بلاشبہہ وہ تو باغ جنت میں جو نبی کی الفت میں جان و دل لٹاتے ہیں
کیا کمال ہے انساں جائے گر مدینہ میں اس جگہ فرشتے تو خود ہی آتے جاتے ہیں
انکی پاؤں کی برکت دیکھ لو جہاں والوں خار دار پیڑوں سے وہ گلاب اگاتے ہیں
چین ملتا ہے محبوبؔ روح جھوم جاتی ہے مصطفیٰ کے شیدائی نعت جب سناتے ہیں

نعت پاک

سلطان کونین ہیں آقا انکی شان نرالی ہے ان کے در کا بن کے منگتا سلطاں بھی تو سوالی ہے
چاروں طرف اس دھرتی پر ہوتی ہے باران رحمت شہر رسول اکرم کی تو شان بہت ہی عالی ہے
ہچکولے کھاتی ہے بھنور میں نیا میری اے آقا تیرے حوالے کر دیا میں نے تو ہی اسکا والی ہے
اوج پہ انکا کتنا نصیبہ ہم سے نہ یہ پوچھ کبھی جن کے ہاتھوں میں روضے کی ہوتی سنہری جالی ہے
مختار کونین کے صدقے ہم کو بھی ایمان ملا ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ خالی ہے
نور نبی سے دیکھو منور دنیا کا ہر گوشہ ہے
چاروں طرف محبوبؔ انہیں سے عالم میں ہریالی ہے

نعت پاک

نمازوں پر نہ روزوں پر نہ خویش واقربا پر ہے ،، مجھے اپنی شفاعت کا بھروسہ مصطفیٰ پر ہے،،

مروں نہ ہند میں یہ التجا ہے تجھ سے اے خالق تمنا مجھ کو مرنے کی در خیر الوریٰ پر ہے

خدا نے ہے بنایا سرور کونین کو ایسا فدا سارا زمانہ میرے آقا کی ادا پر ہے

حکومت پر نظر ہے نہ تو مومن کی کسی در پر نظر شاہ و گدا سب کی شہہ دیں کی عطا پر ہے

چمکتے ہیں فلک پر چاند سورج اور تارے سب چمکنے کی ادا لیکن رخ شہہ کی ضیا پر ہے

کرومت ناز اے محبوبؔ اتنا اپنے سجدوں پہ

نجات دائمی بیشک محمد کی وفا پر ہے

نعت پاک

وہ پیکر نور ہم میں آیا بڑے مقدر کی بات ہے نصیب ہم سب کا جگمگایا بڑے مقدر کی بات ہے

غموں کی میں سخت دھوپ میں جب حضور کا نام لیکے نکلا ملا مجھے رحمتوں کا سایہ بڑے مقدر کی بات ہے

قسم خدا کی یہ خوش نصیبی ہماری بے انتہا ہیارو کہ ہم نے ایسا رسول پایا بڑے مقدر کی بات ہے

میرا مقدر عروج پر ہے مجھے کسی کی نہیں ضرورت ،، بنالیا ہے نبی نے اپنا بڑے مقدر کی بات ہے،،

خدا کے فضل و کرم سے ہوگی میری بھی بخشش بروز محشر شفیع محشر کو میں نے پایا بڑے مقدر کی بات ہے

ہوائیں اتنی تھی تیز یارو ہماری کشتی بھی ڈوب جاتی کرم ہے شہہ کا ہمیں بچایا بڑے مقدر کی بات ہے

رسول اکرم کے صدقے میں ہی ملا ہے تجھکو عظیم رتبہ حلیمہ گھر تیرا جگمگایا بڑے مقدر کی بار ہے

ملے گی راحت لحد میں انکو میرا ہے محبوبؔ یہ عقیدہ

جنہوں نے جشن نبی منایا بڑے مقدر کی بات ہے

نعت پاک

دیکھ کر سارا جہاں شان نبی حیران ہے چاند منہ تکتا ہے انکا چاندنی حیران ہے
کیا بیاں کوئی کرے توصیف انکے حسن کی ،،دیکھ کر روئے نبی ہر دلکشی حیران ہے،،
تم بلال مصطفیٰ سے عشق کرنا سیکھ لو ان کے آگے عاشقوں کی عاشقی حیران ہے
رب سے مل کر عرش پے اک پل میں آنا دیکھکر رفعتِ پرواز روح القدس کی حیران ہے
ہو کے مختار دو عالم اک چٹائی بسترا ان کے اس کردار پہ خود سادگی حیران ہے
دیکھ کر انکے غلاموں کی گدائی خود بخود حکمراں ششدر ہیں سب اور کشوری حیران ہے
دیکھ کر نورانی چہرہ سرورکونین کا اس جہاں میں دیکھئے ہر آدمی حیران ہے
نورحق دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے جس گھڑی منھ چھپانے کے لئے خود تیرگی حیران ہے
جو قتیل تیغ ابروئے نبی ہے دوستو دیکھ کر اسکا مقدر زندگی حیران ہے
دیکھ کر لیہائے آقا کی نذاکت مومنو شرم سے پھولوں کی دیکھو ہر کلی حیران ہے
جو بھی اے محبوبؔ اصحاب رسول پاک ہیں انکی عظمت دیکھ کر ہر رافضی حیران ہے

نعت پاک

مرا دل عشق سرکار مدینہ کی نشانی ہے مقدر پہ مرے نازاں مری خود زندگانی ہے
نبی کے عشق میں جو بھی مٹا دے زندگی اپنی حقیقت میں وہی تو زندگئی جاودانی ہے
تمنا ہے نبی کی نعت لکھنے میں گزر جائے جو باقی چند دن کی میری یارب زمدگانی ہے
خدا کے بعد سب سے افضل واعلیٰ محمد ہیں یہی تو بات مجھ کو اہل دنیا کو بتانی ہے
یہی ہے فیصلہ میرا لگاؤ لاکھ تم فتویٰ در سرکار پہ جا کر مجھے قسمت بنانی ہے
رسول پاک کی تم پوچھتے ہو شان وعظمت کو لڑکپن بھی نرالا ہے نرالی خود جوانی ہے
زمیں سے عرش تک محبوبؔ ہر شئی بزم عالم میں رسول پاک کے یوم ولادت کی نشانی ہے

نعت پاک

دہر میں مونس وغم گسار آ گیا رب کا سب سے بڑا شاہکار آ گیا
وجد میں سب دیوانے لگے جھومنے جب بھی طیبہ کا ذکر بہار آ گیا
ابر رحمت برسنے لگا جھوم کر دونوں عالم کا جب تاجدار آ گیا
دل خوشی سے مچلنے لگا مومنو میرے آقا کا جب وہ دیار آ گیا
روضۂ مصطفیٰ پہ پڑی جب نظر میرے بے چین دل کو قرار آ گیا
گرتے گرتے سنبھل نے لگا ہوں میں جب لب پہ نام شہہ ذی وقار آ گیا
اسکو آنکھوں سے اپنی لگا لیجئے لے کے طیبہ سے جو بھی غبار آ گیا
بڑھ کے محبوبؔ اسکا قدم چوم لے
جو مدینہ سے کوئی سوار آ گیا

نعت پاک

خدا توفیق دے ہر ایک لمحہ دیکھتے رہنا رسول پاک کا پرنور چہرہ دیکھتے رہنا
رسائی ہوگئی تیری جو قسمت سے مدینے میں ،،جمال گنبد خضریٰ کا جلوہ دیکھتے رہنا،،
تمہاری حاضری قسمت سے گر ہو جائے مکہ میں ادب سے حاجیو رب کا وہ کعبہ دیکھتے رہنا
اتر آیا ہے باغ خلد کا منظر وہاں بیشک پہونچنا حاجیو جب خوب طیبہ دیکھتے رہنا
بفضل کبریا دل کی کلی کھل جائیگی بیشک میرے آقا کا وہ پرنور حجرہ دیکھتے رہنا
زیارت خواب میں ہو جائے جو نور مجسم کی جما کے تو نظر وہ نوری چہرہ دیکھتے رہنا
تصور باندھ کر دل میں شہنشاہ دو عالم کی
رسول پاک کا محبوبؔ جلوہ دیکھتے رہنا

نعت پاک

یادآقا کی بہت رکھتی ہے مسرور ہمیں تذکرے طیبہ کے کردیتے ہیں مخمور ہمیں
یا خدا کردے عطا تو جذب اویس قرنی شہر محبوب سے رکھنا ہے اگر دور ہمیں
مرتبہ ہم سے مدینے کا نہ پوچھو لوگو ذرہ لگتا ہے وہاں کا جلوہ گہہ طور ہمیں
ہم ہیں پابند قوانین نبی کے سن لو ،،فلسفہ اہل جہاں کا نہیں منظور ہمیں،،
جینا مشکل ہے غم ہجر نبی میں اب تو اے خدا شہہ کا دکھا چہرۂ پرنور ہمیں
مکر شیطان سے ہم سب کو بچانا یارب ڈر ہے رہتا وہ کہیں کر نہ دے مغرور ہمیں
نعت لکھنے کا ملا خوب یہ ثمرہ محبوبؔ
کردیا نعت کے اشعار نے مشہور ہمیں

نعت پاک

میرے آقا کی حسیں صبح ولادت خوب ہے نکہت وانوار میں ڈوبی وہ ساعت خوب ہے
فرش سے عرش بریں تک انکی شہرت خوب ہے ہر بشر کے لب پہ جاری انکی مدحت خوب ہے
امت عاصی کو رب سے بخشوائیں گے حضور ،،شافع روز قیامت کی شفاعت خوب ہے،،
رحمت کونین ہیں وہ ان سے مت مایوس ہو ہر گھڑی ہم سب پہ بیشک انکی رحمت خوب ہے
مصطفیٰ کی اقتدا میں انبیاء ہیں سب کھڑے مسجد اقصیٰ میں آقا کی امامت خوب ہے
ہوتے ہی پیدا زباں پہ ربِ ھبلی امتی مصطفیٰ کو اپنی امت سے محبت خوب ہے
پیٹ پر پتھر بندھے ہیں سرور کونین کے آپ کا اے مومنو صبر وقناعت خوب ہے
تھے امیں مشہور پہلے ہی سے وہ محبوب رب بزم عالم میں شہہ دیں کی صداقت خوب ہے
کیا کوئی محبوبؔ ان کے حسن کی تمثیل دے
چاند کی بھی چاندنی سے انکی طلعت خوب ہے

نعت پاک

سرورِکونین ہی تو جان ہیں سنسار کی سوچئے کتنی ہے عظمت رب کے اس شہکار کی
ہے یہی ایمان میرا اس میں کوئی شک نہیں کل جہاں میں حکمرانی ہے مرے سرکار کی
ہوگئے حضرت عمر اک پل میں سچے راہ بر کیا نظر ہے اللہ اللہ احمد مختار کی
راہ حق میں دے دیا بوبکر نے سب مال کو کیا کرے تعریف کوئی ان کے اس ایثار کی
راز دل وہ جانتے ہیں دیں گے بن مانگے ہوئے کیا ضرورت ہے کسی مقصد کے اب اظہار کی
کافی ہے دل کو جھکانے کے لئے اخلاق ہی کیا ضرورت ہے نبی کو مومنوں تلوار کی
لیجئے محبوبؔ احمد کی بھی اے آقا خبر
ہے بری حالت بہت ہی آپ کے بیمار کی

نعت پاک

شہہ کی فرقت میں سینہ بھی جلنے لگا دیکھنے کو انہیں دل مچلنے لگا
پیروی جس نے کی میرے سرکار کی دیکھ لو اسکا رتبہ چمکنے لگا
شہرِ طیبہ کی رعنائیاں دیکھ کر ہو کے خوش میرا بھی دل مچلنے لگا
رکھ دیا جس حَجر پر نبی نے قدم موم کے مثل وہ خود پگھلنے لگا
چوم کر پائے سرکار کو عرش بھی اپنی خوش قسمتی پہ مچلنے لگا
رکھ لیا سر پہ جو نعل سرکار کو بخت اسکا جہاں میں دمکنے لگا
شہرِ طیبہ میں جو بھی گیا غمزدہ چہرہ کھلنے لگا دل بہلنے لگا
گزرے جس راستہ سے وہ خود مومنو بوئے جسم نبی سے مہکنے لگا
پا کے بس اک اشارہ شہہ دین کا
خود بخود پیڑ محبوبؔ چلنے لگا

نعت پاک

صل علیٰ کو جس نے پڑھا کائنات میں   رنج والم ہے اسکا ٹلا کائنات میں
کافر بھی دیکھ کر جسے ایمان لا سکے   ،،لائے تو کوئی ایسی ادا کائنات میں،،
سرکار دو جہاں کے رخ پاک ہی سے تو   پھیلی ہے چاروں سمت ضیا کائنات میں
ایمان یہ میرا ہے عقیدہ بھی ہے یہی   سرکار سا کوئی نہ ہوا کائنات میں
ملتی نہیں مثال ہے واللہ مومنو   محبوب رب کی ہے جو عطا کائنات میں
اللہ تک پہونچ نے کا در سے رسول کے   لا ریب ملا ہم کو پتہ کائنات میں
صل علیٰ کا ورد اے محبوبؔ خوب کر
بیشک ہے ہر مرض کی دوا کائنات میں

نعت پاک

نعت نبی ادب سے تو لکھنا ضرور سے   سامان مغفرت ہے مچل جا سرور سے
شک کی نہیں ہے بات حقیقت ہے مومنو   ،،روشن ہے کائنات محمد کے نور سے،،
روضہ پہ ہو گئی جو رسائی میری کبھی   میں حال دل سناؤ نگا رو رو حضور سے
سیرت رسول پاک کی اپنا کے دیکھ لو   فضل خدا سے جاؤ گے جنت ضرور سے
ذات رسول پاک کے بارے میں مومنو   کہتا تو خوب سوچ کر عقل وشعور سے
کوئی درود پڑھتا ہے الفت سے جس جگہ   اس کو نبی تو سنتے ہیں نزدیک و دور سے
مدحت نبی کی خوب ملے گی قرآن میں
محبوبؔ پڑھ کے دیکھ لے ایماں کے نور سے

نعت پاک

ہے قرآں میں آقا کی مدحت کی بارش　جدھر دیکھئے ان کی عظمت کی بارش
سکوں پائیں گے اس گھڑی ان کے عاشق　،، نبی جب کریں گے شفاعت کی بارش،،
گئے مصطفیٰ قرب خالق میں جس دم　ہوئی خوب رب کی محبت کی بارش
روکا نہ ہوا پل میں مغلوب دیکھو　ہوئی جب نبی کی شجاعت کی بارش
دیار نبی میں رہے جو بھی مومن　نہ کیوں اس پہ ہو نور ونکہت کی بارش
ہمیں کیا بتاتے ہو طیبہ کی عظمت　وہاں رات دن ہوتی رحمت کی بارش
جو ظلم وستم مصطفیٰ پر ہیں کرتے　ہیں ان پر بھی دیکھو ہدایت کی بارش
یہ جا کر کے دیکھو در مصطفیٰ پر　وہاں ہوتی ہر دن عنایت کی بارش
اے محبوبؔ اقصیٰ میں سرکار دیں کی
ہوئی انبیاء پر امامت کی بارش

نعت پاک

جس جگہ بھی ہیں غلامان نبی　چھوڑیں گے ہرگز نہ دامان نبی
مدح خوان مصطفیٰ تو ہیں بہت　کون ہے مانند حسان نبی
پورے قرآں میں ہیں مدحت کے گہر　،، آنکھ ہے تو دیکھ لو شان نبی،،
بزم عالم میں جدھر دیکھئے　ہر طرف پھیلا ہے فیضان نبی
خلد میں جائیں گے بیشک دیکھنا　جتنے بھی ہونگے گدایان نبی
انکی عظمت ہے سمجھ سے ماورا　کیا بیاں کوئی کرے شان نبی
مان یا مت مان اے محبوبؔ تو
مان تے ہیں سبھی احسان نبی

نعت پاک

اللہ کے حبیب کی عظمت ہے جلوہ گر دونوں جہاں پہ انکی حکومت ہے جلوہ گر
فضل خدا سے اوج پر میرا نصیب ہے مختار کائنات کی چاہت ہے جلوہ گر
گھبراتے کیوں ہو مومنو دنیا کے ظلم سے دیکھو رسول پاک کی رحمت ہے جلوہ گر
گمراہ کر نہ سکتا ہے مجھ کو کبھی کوئی قرآن بن کے رشد و ہدایت ہے جلوہ گر
سمجھو کہ تم کو نعمتِ کونین مل گئی بن کر نبی کی ذات جو نعمت ہے جلوہ گر
غیروں کے تم طریقے کو اپنا رہے ہو کیوں جب سامنے رسول کی سیرت ہے جلوہ گر
محبوبؔ ہر بشر کے ہے لب پہ یہی صدا
عشق نبی کی آج بھی لذت ہے جلوہ گر

نعت پاک

بجز حب نبی لطف عبادت پا نہیں سکتے میرا دعویٰ ہے تم جنت میں ہرگز جا نہیں سکتے
بلائیں گے نہیں جنکو میرے آقا مدینے میں وہ دولت پاس میں رکھ کر مدینہ جا نہیں سکتے
سخاوت سرور کونین کی مشہور ہے لوگوں زبان پر،،لا،، کبھی سرکار بطحا لا نہیں سکتے
جہاں تم چھان ڈالو میرا دعویٰ ہے یہی ہر دم میرے آقا کے جیسا کوئی رہبر پا نہیں سکتے
ستا لو جتنا بھی چاہو ہمیں اے ظالموں لیکن در سرکار بطحا چھوڑ کر ہم جا نہیں سکتے
تمہارا کوئی سجدہ حشر میں کام آ نہیں سکتا عقیدہ ہے اگر باطل تو جنت پا نہین سکتے
کہے مشرک ہمیں کوئی بھی اے محبوبؔ کیا غم ہے
منانے سے نبی کا جشن ہم باز آ نہیں سکتے

نعت پاک

ہمیں دنیا میں بھی آقا کی الفت کا مزہ آیا مٹا رنج والم دل سے مسرت کا مزہ آیا
نبی کے عشق میں جب ڈوب کر نعت نبی لکھی ملی ہے روح کو لذت کتابت کو مزہ آیا
یہی کہتا ہے ہر حاجی بڑے ہی فخر سے یارو قدم طیبہ میں جب رکھا تو جنت کا مزہ آیا
نبی کے پہلوے پرنور میں مدفون ہیں دونوں ابوبکر وعمر کو انکی قربت کا مزہ آیا
پڑھا جب باادب ہم نے خشوع کے ساتھ قرآں کو تو ہر سورہ میں ہم کو انکی مدحت کا مزہ آیا
میرے آقا ملے جس دم خدا سے عرش اعظم پر بہت ہی آپ کو رب کی رفاقت کا مزاہ آیا
بروز فتح مکہ دیکھ کر آقا کی رحمت کو ،،مخالف بھی یہ بول اٹھے کہ رحمت کا مزہ آیا،،
یقیناً دیکھ کر آقا کا اخلاق کریمانہ تھے کہتے دشمن دیں ہم کو رحمت کا مزہ آیا
وہی تقدیر والے ہیں جنہیں محبوبؔ دنیا میں
حبیب حق کے روضے کی زیارت کا مزہ آیا

نعت پاک

ہے کیا ہی خوب جہاں میں یہ نسبت آقا عذاب حق سے بچاتی ہے رحمت آقا
تیرا کرم ہے یہ خلاق دوجہاں بیشک زبان خلق پر جاری ہے مدحت آقا
خدا کی ذات کے مظہر ہیں کیا یہی کم ہے ہے بے مثال قسم حق کی عظمت آقا
فلک پہ شمس وقمر ماند ہیں سبھی دیکھو خدا نے ایسی بنائی ہے طلعت آقا
ملا ہے حضرت شیخین کو بڑا رتبہ بڑے سکون ہیں نزد تربت آقا
گئے وہ عرش پہ پل بھر میں لوٹ آئے بھی ہے بے مثال یہ رفتار سرعت آقا
گلاب ونرگس ومشک ختن ہوں یا کوئی
سبھی میں پھیلی ہے محبوبؔ نکہت آقا

نعت پاک

فرشتے نکہت طیبہ تلاش کرتے ہیں   نشاں نبی کے قدم کا تلاش کرتے ہیں
وہی تو منزل مقصود پاتے ہیں بیشک   نبی کا جو بھی وسیلہ تلاش کرتے ہیں
جہاں بھی ہیں تیرے عشاق اے میرے آقا   تیرے کرم کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں
لحد کے واسطے دو گز زمین مل جائے   اسی ارادے سے طیبہ تلاش کرتے ہیں
ہمارا خفتہ مقدر بھی کیوں نہ ہو بیدار   تیرے نواسوں کا صدقہ تلاش کرتے ہیں
بڑے خلوص سے شہر نبی میں عاشق سب   انہیں کا دیکھو تو روضہ تلاش کرتے ہیں
ہو جس پہ لکھا ہوا نام پنجتن محبوبؔ
وہی سفینہ ہمیشہ تلاش کرتے ہیں

نعت پاک

عشق و وفا کی شمع جلائیں گے روز و شب   حب نبی کو دل میں بسائیں گے روز و شب
جو بھی ہیں عاشقان شہنشاہ دو جہاں   ذکر رسول لب پہ سجائیں گے روز و شب
محفل سجا کے فخر دو عالم کی مومنو   دل کی کلی کو اپنے کھلائیں گے روز و شب
محبوب کردگار ہیں نائب خدا کے وہ   یہ بات ہم سبھی کو بتائیں گے روز و شب
در پر رسول پاک کے جانا ہوا اگر   رورو کے حال اپنا سنائیں گے روز و شب
مل جائے گر غبار ہمیں شہر پاک کا   آنکھوں میں اپنے اس کو لگائیں گے روز و شب
محبوبؔ ان کے روضے کا دیدار کر کے ہم
آنکھوں کا نور اپنے بڑھائیں گے روز و شب

نعت پاک

نبی کے نور سے دل جگمگانا کام آئیگا وسیلہ ان کو محشر میں بنانا کام آئیگا
سلاطین زمانہ کام ہرگز آنہیں سکتے سر محشر نبی کا بخشوانا کام آئیگا
جہاں کے واسطے سر کو کٹاتا ہے تو کیا حاصل نبی کے نام پر سر کو کٹانا کام آئیگا
رسول پاک کی عظمت یہیں پر مان لو ورنہ قیامت میں نہیں کوئی ٹھکانا کام آئیگا
یہ دنیا کام آئیگی نہ ثروت کام آئیگی دل وجاں پیارے آقا پر لٹانا کام آئیگا
سر محشر نہ کوئی کام آئیگا کسی کا بھی نبی کا اپنے دامن میں چھپانا کام آئیگا
یہی ایمان ہے محبوبؔ احمد کا مسلمانوں
،، نبی کے عشق میں ہستی مٹانا کام آئیگا ،،

نعت پاک

عرش پہ جانا میرے سرکار کا معجزہ ہے احمد مختار کا
دل میں جزبہ ہے نبی کے پیار کا منتظر ہوں آپکے دیدار کا
عقل انساں شسد وحیران ہے چل کے آنا دیکھ کر اشجار کا
بے اجازت آنہیں سکتے مَلَک ہے یہ رتبہ آپ کے دربار کا
آپ کے دیدار کی حسرت لئے دم نکل جائے نہ مجھ بیمار کا
دیکھ کر ایمان لائے غیر بھی کیا بیاں ہو آپ کے کردار کا
ظالموں کے ظلم سے ڈرتے نہیں ہم پہ ہے لطف وکرم سرکار کا
حاضری قدسی بھی دیتے ہیں وہاں ہے یہ رتبہ روضۂ سرکار کا
اے خدا تو بخش دے محبوبؔ کو
واسطہ ہے سید ابرار کا

نعت پاک

کیا خوب دلکشی ہے محبت کے شہر میں دامن پسارے ہیں سبھی رحمت کے شہر میں
رکھنا بہت سنبھال کے اے حاجیو قدم محبوب کردگار کی عظمت کے شہر میں
میلہ لگا ہوا ہے فرشتوں کا روز و شب ،،صل علیٰ کی دھوم ہے الفت کے شہر میں،،
پروردگار میری تمنا ہے بس یہی پہونچا دے مجھکو رشد و ہدایت کے شہر میں
تانتا لگا ہوا ہے فقیروں کا جا بجا سرکار دو عالم کی سخاوت کے شہر میں
گستاخیاں جو کرتے ہیں شان رسول میں ان کے دماغ رہتے ہیں ذلت کے شہر میں
شعراء ہزاروں آج بھی ہیں نعت کے مگر حسان کے جیسا کون ہے مدحت کے شہر میں
محبوبؔ وہ نہ سمجھے گا عظمت رسول کی
رہتا ہے جو کہ ہر گھڑی حیرت کے شہر میں

نعت پاک

صداقت کا امانت کا شرافت کا اجالا ہے جدھر دیکھو میرے آقا کی رفعت کا اجالا ہے
ہوا جو سرد کفر و شرک کا بازار دنیا میں یہ تبلیغ رسالت کی ہی برکت کا اجالا ہے
بفضل خالق کون و مکاں اس بزم عالم میں ،،نبوت کا اجالا ہے رسالت کا اجالا ہے،،
مرا ایمان کہتا ہے جہاں کے گوشے گوشے میں شہنشاہ دو عالم کی ولادت کا اجالا ہے
مرے دل میں سیاہی کفر کی چھا ہی نہیں سکتی کہ اس میں پیارے آقا کی محبت کا اجالا ہے
بھٹکتا پھر رہا ہے دربدر تو کس لئے ناداں جہاں میں ہر طرف ان کی ہدایت کا اجالا ہے
نبی کی ذات اقدس کیا ہے مت محبوبؔ سے پوچھو
زمیں سے آسماں تک ان کی عظمت کا اجالا ہے

نعت پاک

انکا کوئی نہیں ہے ہمسر لکھ ان کو ذات خدا کا مظہر لکھ
جب ولادت ہوئی شہہ دیں کی ،،ذرّہ ذرّہ ہوا منور لکھ،،
میرے آقا کا جو پسینہ ہے مشک وعنبر سے اس کو بہتر لکھ
چاند شرمندہ جس کے آگے ہے وہ ہے آقا کا روئے انور لکھ
میرے آقا سا کون انساں ہے دونوں عالم میں سب سے بہتر لکھ
میرے آقا کے ہر صحابی کو تو ہدایت کا انکو اختر لکھ
جو ہیں بادِ خدا فضیلت میں
ان کو محبوبؔ دیں کا سرور لکھ

نعت پاک

نبی کی ہے یہ حقیقت عیاں شب معراج خدا نبی سے نہیں تھا نہاں شب معراج
جہاں پہ جا نہ سکا ہے کسی بشر کا گماں خدا سے ملنے گئے ہیں وہاں شب معراج
بلایا رب نے انھیں لامکاں کی منزل میں بنایا اپنا انھیں راز داں شب معراج
جِلوں میں چاند ستارے چمکتے چلتے ہیں ہے ان کے زیر قدم کہکشاں شب معراج
میرا عقیدہ وایمان ہے یہی بے شک میرے حضور گئے لامکاں شب معراج
رسول پاک کی آمد پہ عرش تھا نازاں سجادیا گیا باغ جناں شب معراج
بڑا سہانا سفر تھا حضور کا محبوبؔ
بہت سجائے گئے آسماں شب معراج

نعت پاک

کیوں بلایا عرش پہ ان کو خدا پوچھے کوئی   رب کو دیکھا کس نے آقا کے سوا پوچھے کوئی
رب اکبر تک پہونچنے کا پتہ پوچھے کوئی   سب سے بہتر ہے طریق مصطفیٰ پوچھے کوئی
سرور کونین کا در میں بتا دونگا اسے   باغ جنت کا جو مجھ سے راستہ پوچھے کوئی
نائب مطلق خدا کے ہیں شہہ کون ومکاں   مجھ محبوب خدا کا مرتبہ پوچھے کوئی
ہیں صفات رب کے مظہر انبیاء لیکن حضور   مظہر ذات خدا ہیں با خدا پوچھے کوئی
جلوہ گر آقا ہوئے کافور ظلمت ہوگئی   دین حق کی کس طرح پھیلی ضیا پوچھے کوئی
ان کے ہاتھوں میں خزانوں کی ہیں بیشک کنجیاں   قاسم نعمت شہہ جود وسخا پوچھے کوئی

مالک خلد بریں محبوبؔ ہیں رب کے حبیب
مجھ سے شان شافع روز جزا پوچھے کوئی

نعت پاک

ہے مصطفیٰ کی صبح ولادت کمال کی   روشن زمانہ ہوگیا طلعت کمال کی
چھوڑا نہ زید نے درِ سرکار کو عمر بھر   ،،شفقت کمال کی ہے عنایت کمال کی،،
جاتے ہیں کافروں کے ہی مابین سے نبی   آئے نظر نہ ان کو ہے قدرت کمال کی
پہلوئے مصطفیٰ میں ہیں شیخین جلوہ گر   اللہ رے عجب ہے رفاقت کمال کی
اب تک کوئی گیا نہیں پہونچے جہاں حضور   محبوبِ رب ہیں انکی ہے رفعت کمال کی
دیتے دعائیں گالیاں سنکے رسول پاک   سرکار دو جہاں کی شرافت کمال کی
تھا وصل دو کماں کا یا اس سے بھی کہیں کم   محبوب اور محبّ میں ہے قربت کمال کی
ذات نبی کی کوئی بھی تمثیل دیگا کیا   سیرت کمال کی ہے تو صورت کمال کی
پیدائش رسول کا محبوبؔ یہ اثر   سارا جہاں مہک اٹھا نکہت کمال کی

نعت پاک

روضۂ سرور کی دل میں حاضری کی فکر ہے ان کے در کی مجھکو یارو نوکری کی فکر ہے
رات دن روتے رہے امّت کی بخشش کے لئے ،،آج بھی پیارے نبی کو امتی کی فکر ہے،،
سرور کونین ہوں گے قبر میں جلوہ فگن تو مسلمان ہے تجھے کیوں روشنی کی فکر ہے
آگئے آغوش میں جب سرور کون ومکاں اے حلیمہ کیا تجھے اب جھونپڑے کی فکر ہے
جسکا ثانی رب اکبر نے بنایا ہی نہیں اتنی جراءت تمکو انکی ہمسری کی فکر ہے
ہر طرف چھائی ہوئی ہیں کفر کی تاریکیاں آج کسکو گلشن دینِ نبی کی فکر ہے
ذات آقا کی مبّرا سارے عیبوں سے ہے جب کیوں تجھے شان رسالت میں کمی کی فکر ہے
سرور کونین سے بڑھ کر ہے کس کی رہبری آج تجھکو دوسروں کی رہبری کی فکر ہے
کس طرح محبوبؔ کی ہے زندگی مت پوچھئے
اسکی آنکھوں کو فقط روئے نبی کی فکر ہے

نعت پاک

آمنہ کی گود میں آقا کا آنا خوب ہے ان کی خوشبو سے مہک اٹھا زمانہ خوب ہے
مصطفیٰ کو عرش پر رب کا بلانا خوب ہے سارے نورانی حجابوں کو اٹھانا خوب ہے
جو کبوتر رہتے ہیں ان کے دیارے پاک میں وہ بہت اچھے ہیں ان کا آشیانہ خوب ہے
چادر رحمت میں اپنی وہ چھپائیں گے نبی روز محشر عاصیوں کو بخشوانا خوب ہے
مصطفیٰ کے عاشق صادق کا کہنا ہے یہی مصطفیٰ کے عشق میں ہستی مٹانا خوب ہے
ہم گنہگاروں کی خاطر عاشقان مصطفیٰ ،،دین کے بدر الدجیٰ کا آستانہ خوب ہے
دنیا سے اتنی محبت کس لئے کرتے ہو تم اپنے دل میں شہہ کی الفت کا بسانا خوب ہے
خاک طیبہ کی جوائے محبوبؔ مل جائے تجھے اپنی آنکھوں کے لئے سرمہ بنانا خوب ہے

نعت پاک

میرے رسول کی اتنی حسین صورت ہے　　نثار جس پہ خدا کی تمام خلقت ہے
گلاب ونرگس وعنبر ہوں یا گل ولالہ　　رسول پاک کی پھیلی سبھی میں نکہت ہے
نبی کے پہلو میں ہیں یار غار اور عمر　　بفضل کبریا کتنی بلند قسمت ہے
درحضور تو وہ در ہے جس جگہ یورو　　ہر ایک قلب پریشاں کو ملتی راحت ہے
رسول پاک سے جس نے بھی انحراف کیا　　عذابِ نارِ جہنم ہی اسکی قسمت ہے
رِدا کے سائے میں محبوبؔ کو بھی رکھئے گا　　بڑا مھیب حضور عرصۂ قیامت ہے

نعت پاک

رسول پاک سے جس کو عقیدت اور محبت ہے　　اسی کے دین و دنیا ہیں اسی کا باغ جنت ہے
زمیں محکوم ان کی آسماں ان کے تصرّف میں　　زمین وآسماں پر میرے آقا کی حکومت ہے
ہمارا مال کیا دنیا ہماری جان بھی لے لے　　مگر دیں گے نہ دل میں جو محمد کی محبت ہے
اے گستاغ نبی سن لے نبی کے نام پر اب بھی　　مسلمانوں کے دل میں جزبۂ ذوق شہادت ہے
نہیں محبوبؔ ہمکو کوئی فکرِ گرمی محشر　　ہمارے سر پہ جب سایہ فگن دامان رحمت ہے

نعت پاک

دنیا کا گوشہ گوشہ قدسی سجا رہے ہیں　　بزم جہاں میں آقا تشریف لا رہے ہیں
اے اہل ایماں دیکھو پیارے نبی کی عظمت　　روح الامیں نبی کا جھولا جھلا رہے ہیں
کیسا ہے شہہ کا تلوہ روح الامیں سے پوچھو　　اپنی جبیں سے تلوہ مَل کر جگا رہے ہیں
آقا کا یہ کرم ہے ان کو ہے ہم سے الفت　　آنسو بہا بہا کے ہم کو ہنسا رہے ہیں
محبوبؔ میرے آقا کا اختیار دیکھو　　ٹھوکر سے میرے آقا مردے جلا رہے ہیں

نعت پاک

دونوں عالم میں تو مثل مصطفیٰ کوئی نہیں	رحمت کون ومکاں ان کے سوا کوئی نہیں

بزم عالم میں بہت ہیں مدح خوانِ مصطفیٰ	حضرت حسّان جیسا تو ہوا کوئی نہیں

وہ گروہ انبیاء ہو یا رسولان عظام	مظہرِ ذات خدا شہہ کے سوا کوئی نہیں

یوں تو عالم میں بہت سے انبیاء آئے مگر	عرش پہ شہہ کے سوا بیٹھک گیا کوئی نہیں

آئے ہیں محبوبؔ دنیا میں حسیں لاکھوں مگر
مصطفیٰ جیسا حسیں لیکن ہوا کوئی نہیں

نعت پاک

عشق وعرفان کا چمکتا آئینہ ان سے ملا	علم ودانش کا مہکتا گل کدہ ان سے ملا

میرا دعویٰ ہے یہی اور میرا ایمان ہے	،،لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا،،

ہم کو کیا معلوم ہوتا کہ خدا وہ کون ہے	رب اکبر تک پہونچنے کا پتہ ان سے ملا

فاتحِ خیبر کا پایا ہے لقب یوں ہی نہیں	بازوئے حیدر کو زورِ کبریا ان سے ملا

حضرت بوحیری کو چادر ملی جو خواب میں	نعت لکھنے کا یقیناً یہ صلہ ان سے ملا

بحرِ غم میں رہ کے بھی لب پہ نہ ہو شکوہ کبھی	صبر کرنے کا بھی ہم کو حوصلہ ان سے ملا

ہیں منور مصطفیٰ کے نور سے شمس وقمر	ہاں چمکنے کا سلیقہ باخدا ان سے ملا

کیا نہیں ان سے ملا مجھ کو بتا محبوبؔ تو
راہ حق پہ چلنے کا بھی راستہ ان سے ملا

نعت پاک

انکی بو سے الفت کا میکدہ مہکتا ہے　　علم اور حکمت کا آئینہ مہکتا ہے
مشکبار آقا کی ذات پاک تو دیکھو　　جس طرف سے گزرے ہیں راستہ مہکتا ہے
لامکاں میں خالق سے مصطفیٰ گئے ملنے　　سرور دو عالم کا مرتبہ مہکتا ہے
دشت کربلا نازاں کیوں نہ ہو مقدر پر　　خوشبوئے حسینی سے کربلا مہکتا ہے
عاصیوں نہ گھبراؤ مصطفیٰ سے نسبت ہے　　عاصیوں کی بخشش کا سلسلہ مہکتا ہے
دونوں بچے جابر کے زندہ ہوگئے پل میں　　سرور دو عالم کا معجزہ مہکتا ہے
جلوہ گر ہوئے آقا آمنہ کے آگن میں　　بوئے جسم آقا سے گل کدہ مہکتا ہے
غار ثور میں انڈا جب دیا کبوتر نے　　مصطفیٰ کی نسبت کا حوصلہ مہکتا ہے
عشق مصطفیٰ میں جب نعت پاک لکھتا ہوں　　لفظ جگمگاتے ہیں قافیہ مہکتا ہے
فضل تجھ پہ ہے بے شک خالق دو عالم کا　　بخت تیرے حجرے کا عائشہ مہکتا ہے
رحمت دو عالم کا تجھ پہ ہے کرم محبوبؔ
میرا جزبۂ ایماں باخدا مہکتا ہے

نعت پاک

بھلا میری قسمت کا کیا پوچھنا ہے　　میرے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ ہے
جو عشق نبی میں فنا ہوگیا ہے　　ہمیشہ کی وہ زندگی پا گیا ہے
ہوا جلوہ گر کون بزم جہاں میں　　فرشتوں کے لب پر بھی صل علیٰ ہے
رخ مصطفیٰ کی ضیا باریوں سے　　جدھر دیکھئے بس ضیا ہی ضیا ہے
نبی کے ہی صدقے میں محبوبؔ مجھکو　　یہ عزت ملی ہے یہ رتبہ ملا ہے

نعت پاک

ہر ملک ہر بشر آج مسرور ہے   آنے والا وہ اک پیکر نور ہے
بزم عالم سے تاریکیاں چھٹ گئیں   نور سے ان کے کونین معمور ہے
عظمت مصطفیٰ سے نہ تم کھیلنا   گالیاں دو مجھے یہ تو منظور ہے
آپ سے کیا بیاں حال دل میں کروں   آپ سے میری حالت نہ مستور ہے
کر کے نظر کرم در پہ بلوایئے   آپ کی آقا رحمت تو مشہور ہے
اے صبا عرض کرنا نبی سے میرے
طیبہ آنے سے محبوبؔ مجبور ہے

نعت پاک

میں شمع حق جلانا چاہتا ہوں   میں باطل کو مٹانا چاہتا ہوں
اجازت ہو شہنشاہ دو عالم   دراقدس پہ آنا چاہتا ہوں
خدا کے بعد ہے رتبہ نبی کا   جہاں کو یہ بتانا چاہتا ہوں
نبی کے شہر کا دلکش وہ منظر   میں آنکھوں میں بسانا چاہتا ہوں
نہ جانے بزم میں آجائیں کب وہ   میں پلکوں کو بچھانا چاہتا ہوں
ہے فرمانِ نبی مَن زَارقَبری   اسے سب کو سنانا چاہتا ہوں
گناہوں کو خدا سے بخشوانے   ،، نبی کے در پہ جانا چاہتا ہوں ،،
دراقدس پہ اے محبوبؔ جا کر
میں حال غم سنانا چاہتا ہوں

نعت پاک

دیکھئے رفعت مصطفیٰ دیکھئے عرش اعظم بھی ہے زیر پا دیکھئے
کر رہے ہیں امامت وہ اسریٰ کی شب مقتدی ہیں سبھی انبیاء دیکھئے
نعمت دو جہاں جن کے قبضے میں ہے پیٹ پر ان کے پتھر بندھا دیکھئے
فکر کچھ بھی نہیں غار سے موت کی عشق بیدار صدیق کا دیکھئے
نام سے جن کے شیطان بھی کانپ اٹھے رُعب فاروق اعظم ذرا دیکھئے
ظلم ڈھاتے ہیں اغیار محبوبؔ پر چشم رحمت سے مصطفیٰ دیکھئے

نعت پاک

رموز کن فکاں تم ہو شہا خیر الوریٰ تم ہو نبوت ختم ہے جس پر وہ ختم الانبیاء تم ہو
تمہاری ذات اقدس پر مشیت ناز کرتی ہے میرے آقا یقیناً مظہر ذات خدا تم ہو
تمہارے نور سے ہی بزم عالم میں اُجالا ہے قسم اللہ کی پیارے نبی نور خدا تم ہو
میری بھی لاج رکھ لینا شہا میدان محشر میں شفیع المذنبیں تم ہو امام الانبیاء تم ہو
یہی محبوبؔ احمد کا عقیدہ اور ایماں ہے میرے ماویٰ میرے ملجا اے محبوب خدا تم ہو

نعت پاک

دو عالم میں نبی ایسا نرالی شان والا ہے کہ جس کا کوئی ہنسر ہے نہ جس سے کوئی بالا ہے
وہ کر کے لامکاں کی سَیر اک پل میں پلٹ آئے تعالی اللہ سفر معراج کا کتنا نرالا ہے
ابوبکر و عمر ہوں یا وہ عثمان و علی ہر سو بفیض مصطفیٰ ان کا جہاں میں بول بالا ہے
نبی کے نور سے ہے ضوفشاں بزم مہہ و انجم نبی کے نور سے ہی بزم عالم میں اجالا ہے
تمامی انبیاء چرخ نبوت کے ستارے ہیں مگر محبوبؔ ان میں چاند میرا طیبہ والا ہے

نعت پاک

وہی تو خلد میں اعلیٰ مقام پاتے ہیں   نبی کے عشق میں جو زندگی مٹاتے ہیں
دررسول پہ جانا تو باادب جانا   وہاں فرشتے بھی پر کو سمیٹے جاتے ہیں
رسول پاک تو فرمائیں اَیّکم مثلی   جو دل کے اندھے ہیں اپنی طرح بتاتے ہیں
رسول پاک کے دیوانے ہوتے ہیں جو بھی   وہ اپنے آقا کا ہر دم ہی گیت گاتے ہیں
قسم خدا کی رسول خدا کے شیدائی   مصیبتوں میں بھی محبوبؔ مسکراتے ہیں

نعت پاک

حشر کے دن رتبہ وشان پیمبر دیکھنا   ہاتھ میں انکے ہی ہوگا جام کوثر دیکھنا
آپ کی عظمت کا جھنڈا ہر طرف لہرائے گا   آپ کے جھنڈا تلے لشکر کا لشکر دیکھنا
سب کو ان کی ہوگی حاجت حشر کے میدان میں   انکی عظمت انکی رفعت روز محشر دیکھنا
گر چہ عاصی ہوں مگر ہوں میں غلام مصطفیٰ   ابر رحمت ہوگا اس دن میرے سر پہ دیکھنا
بار عصیاں سے دبا محبوبؔ احمد ہوگا جب
چشم رحمت سے اسے محبوب داور دیکھنا

نعت پاک

محبوب دو عالم پہ جو قربان رہے گا   کونین میں واللہ وہ ذیشان رہے گا
عربی ہوں کہ عجمی وہ گورے ہوں کہ کالے ہوں   سب پر میرے سرکار کا احسان رہے گا
نجدی نہ گھٹا پاؤ گے تم شان پیمبر   سلطان دو عالم ہے وہ سلطان رہے گا
جل جائے وہ دوزخ میں بھلا کیسے یہ ممکن   سرکار کا جس ہاتھ میں دامان رہے گا
لکھتے رہو محبوبؔ حزیں نعت پیمبر   بخشش کا تیرے حشر میں سامان رہے گا

نعت پاک

شہنشاہ دو عالم کا وہ ایسا آستانہ ہے جہاں پر دیکھئے شاہ و گدا سب کا ٹھکانہ ہے
وہ مانیں یا نہ مانیں عظمت فخر دو عالم کی نبی کی عظمتوں کا معترف سارا زمانہ ہے
نبی اپنے ہی جیسے تھے تو پھر بتلاؤ نادانو نبی کے در پہ وہ کیسا مَلک کا آنا جانا ہے
نہ کھائے خود کھلا دیں دوسروں کو اپنا سب کھانا بفضل کبریا ایسا شہہ دیں کا گھرانا ہے
وہ نازاں کیوں نہ ہوں محبوبؔ احمد اپنی قسمت پر
دیار مصطفیٰ میں جس بشر کا آشیانا ہے

نعت پاک

تمہیں زمین و زماں کی زینت تمہیں مکین و مکاں کی زینت
میرا عقیدہ یہی ہے آقا تمہیں ہو باغ جنا کی زینت
تمہارے قدموں کو چوم کر کے ہوئی ہے معراج عرش کو بھی
تمہیں ہو عرش بریں کی زینت تمہیں تو ہو لا مکاں کی زینت
تمہارے آنے سے باغ عالم میں آئی ہر سو بہار رحمت
تمہارے دم سے اے میرے آقا نماز کلمہ اذاں کی زینت
تمہاری مدحت میں پورا قرآں تمہاری مدحت میں کافی لولاک
تمہیں ہو فخر رُسل اے آقا تمہیں تو ہو دو جہاں کی زینت
تمہیں سے کونین کی ہے زینت یہی ہے محبوبؔ کا بھی ایماں
ہو روح ایماں تمہیں اے آقا تمہیں ہو ایمان و جاں کی زینت

نعت پاک

دیار مصطفیٰ میں کاش اپنا بھی وطن ہوتا　　وہیں پہ قبر بنتی اور وہیں زیر کفن ہوتا
زہے قسمت نکلتی روح میری جسم سے باہر　　کہ جس دم سامنے آقا میرا جلوہ فگن ہوتا
تیرے دل میں جو ہوتی عظمت فخر دو عالم تو　　تیرا چہرہ بھی بارونق تیرا دل بھی مگن ہوتا
خدا دیتا جو بال و پر تو میں طیبہ پہونچ جاتا　　میری نظروں میں ہر دم روضۂ شاہ زمن ہوتا
یہی ہے آرزو محبوبؔ احمد کی میرے آقا
تیرے ہی سر زمیں میں مر کے اسکا بھی بدن ہوتا

نعت پاک

شہنشاہ دیں کا وہ در ایسا در ہے　　،،فدا جس پہ ہر ایک جن و بشر ہے،،
جہاں رحمتیں ہیں مسلسل برستیں　　جسے دیکھنے کو ہیں آنکھیں ترستیں
اسی سرزمیں پر شہہ دیں کا گھر ہے　　فدا جن پہ ہر اک جن و بشر ہے
مدینہ وہ باغ ارم سے نہیں کم　　ملائک جہاں پر جبیں کرتے ہیں خم
مدینہ کا ذرّہ بھی رشک قمر ہے　　فدا جن پہ ہر اک جن و بشر ہے
جو انگلی سے شہہ نے کیا ہے اشارہ　　فلک پر قمر ہو گیا ہے دو پارا
یہ انگشت سرکار دیں کا اثر ہے　　فدا جن پہ ہر اک جن و بشر ہے
وہ سرکار دیں ہیں وہ محبوب یزداں　　ہے انکی نگاہوں میں ہر سمت یکساں
اے محبوبؔ شہہ کی نظر وہ نظر ہے
فدا جن پہ ہر اک جن و بشر ہے

نعت پاک

مدینہ چلیں گے مدینہ چلیں گے   درِ مصطفیٰ پر جئیں گے مریں گے
مدینہ میں جب لے کے جائیگی قسمت   تو ہم سر کے بل والہانہ چلیں گے
انا قاسم قول خیر البشر ہے   وہی خالی دامن ہمارا بھریں گے
طبیبو تمہاری ہمیں کیا ضرورت   دوا بس مسیحائے عالم کریں گے
اہانت جو کرتے ہیں سرکار دیں کی   وہ نار سقر میں ہمیشہ چلیں گے
اے محبوبؔ ہم تو غلام نبی ہیں   سلاطین عالم سے کیوں کے ڈریں گے

نعت پاک

جن پر رسول کی ہے نظر خیریت سے ہیں   ان کو نہیں ہے خوف وخطر خیریت سے ہیں
اہل جہاں اڑاتے رہے خاکِ دربدر   جب سے ملا ہے آپ کا در خیریت سے ہیں
اللہ کے رسول سے ہے جن کا رابطہ   ان کو نہیں ہے کوئی ضرورت خیریت سے ہیں
شاہ وگدا نہ کرتے کبھی خیریت کی بات   پا کے نبی کا ٹکڑا مگر خیریت سے ہیں
محبوبؔ فیضیاب درِ پاک سے ہیں سب   یہ ان کے فیض کا ہے اثر خیریت سے ہیں

نعت پاک

جس دل مین بھی ہے الفت سرکار مدینہ   اس پہ ہے فدا رحمت سرکار مدینہ
ہیں مانند سبھی شمس وقمر اور ستارے   ہے کتنی حسیں طلعت سرکار مدینہ
کیا خوف سر حشر بھلا اس کو رہے گا   جس شخص پہ ہو رحمت سرکار مدینہ
دنیا میں بہت آئے حسیں سے بھی حسیں تر   ہے سب سے حسیں صورت سرکار مدینہ
محبوبؔ نہیں نامۂ اعمال میں کچھ بھی   ہے پاس فقط مدحتِ سرکار مدینہ

منقبت حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

گلشن دیں کے گل تر حضرت مولیٰ علی قوۃِ یزداں کے مظہر حضرت مولیٰ علی
مصطفیٰ ہیں شہر جسکے آپ اس کے باب ہیں علم ودانائی کے پیکر حضرت مولیٰ علی
آپ کے انصاف کی تمثیل ملتی ہی نہیں چشم انسانی ہے ششدر حضرت مولیٰ علی
آپ کی الفت سے خالی جسکا بھی دل ہے اگر اس کو میں کہتا ہوں بنجر حضرت مولیٰ علی
جنگ کے میدان میں شان شجاعت دیکھ کر کانپتے کافر تھے تھر تھر حضرت مولیٰ علی
قول سرور سامنے ہے اس مین کوئی شک نہیں ،،علم کے تم ہو سمندر حضرت مولیٰ علی،،
مشکلوں میں ہے گھرا چشم عنایت کیجئے
ہے کھڑا محبوبؔ در پر حضرت مولیٰ علی

منقبت درشان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

شبیر تیری عظمت ہے بے مثال واللہ یہ جزبۂ عبادت ہے بے مثال واللہ
یہ بات تم نہ بھولو میدان کربلا میں شبیر کی شہادت ہے بے مثال واللہ
میدان کربلا میں نرغے میں دشمنوں کے ابن علی کی ہمت ہے بے مثال واللہ
میدان کربلا کی تاریخ تم نہ بھولو شبیر کی شجاعت ہے بے مثال واللہ
دوش نبی پہ دیکھو حسنین ہیں وہ بیٹھے آقا کو ان سے الفت ہے بے مثال واللہ
دین نبی کا پرچم جھکنے نہیں دیا ہے اسلام سے محبت ہے بے مثال واللہ
نیزے پہ سر ہے پھر بھی شبیر کی زباں پر قرآن کی تلاوت ہے بے مثال واللہ
جو گلشن نبی کے ہیں پھول کربلا میں دنیا میں انکی نکہت ہے بے مثال واللہ
سجدے میں جو انہوں نے محبوبؔ سر کٹایا
خالق کی یہ اطاعت ہے بے مثال واللہ

منقبت درشان امام حسین رضی اللہ عنہ

تو نے جب اسلام کا خنجر اٹھایا اے حسین کانپ اٹھے ظالم مزہ ایسا چکھایا اے حسین
دہر سے ظلم و ستم تو نے مٹایا اے حسین آئینہ سب کو صداقت کا دکھایا اے حسین
خاک میں تو نے ملا کر اہل باطل کا غرور اک چراغ انصاف کا بیشک جلایا اے حسین
پیکر صبر و رضا بنکر دیا درس وفا دل ہمارا نور حق سے جگمگایا اے حسین
آج بھی کرب و بلا سے آرہی ہے یہ صدا ،،حق کی خاطر اپنا سر تو نے کٹایا اے حسین،،
حق تعالٰی کی رضا کے واسطے ہو کر شہید گلشن دین خدا کو لہلہایا اے حسین
یہ زمانہ کیا تمہارے صبر کی تمثیل دے ظلم کی بارش میں بھی تو مسکرایا اے حسین
کھا رہے تھے دربدر کی ٹھوکریں محبوبؔ ہم
تو نے سب کو دین کا رستہ دکھایا اے حسین

منقبت درشان حضرت غوث پاک علیہ الرحمہ

دین حق کے آپ رہبر سیدی غوث الوریٰ زہد و تقویٰ کے ہیں پیکر سیدی غوث الوریٰ
غیر ممکن ہیکہ سمجھے کوئی رتبہ آپکا آپ ہیں آل پیمبر سیدی غوث الوریٰ
آپ کے در کے قلندر کی نہ عظمت پوچھئے شاہوں سے بھی ہیں وہ برتر سیدی غوث الوریٰ
آپ نے جس پر بھی کی ہے اک عنایت کی نظر ہو گیا قطرہ سمندر سیدی غوث الوریٰ
ہے مدد کا وقت مجھ پہ کیجئے چشم کرم گھیرے ہیں مجھ کو ستم گر سیدی غوث الوریٰ
لاج رکھئے گا میری بھی حشر میں بہر خدا ،،آپ کے در کا ہوں نوکر سیدی غوث الوریٰ،،
خواب میں اے کاش اک دن آپ کا چہرہ حسیں
دیکھ لے محبوبؔ جی بھر سیدی غوث الوریٰ

منقبت درشان اجمیر شریف

گھر میں میرے بہار ہے اجمیر کیلئے ہر سانس مشکبار ہے اجمیر کیلئے
ہو جائے انتظام میرا غیب سے خدا دل میرا بے قرار ہے اجمیر کے لئے
اپنے ہوں یا ہوں غیر سبھی ان کے معتقد دل میں سبھی کے پیار ہے اجمیر کے لئے
جاتے ہیں زائرین جب اجمیر کے لئے دل روتا بار بار ہے اجمیر کے لئے
دل کو لٹا چکا ہوں میں خواجہ کے نام پر یہ جان بھی نثار ہے اجمیر کے لئے
کس وقت چومنے کو ملے ان کا پاک در یہ میرا حال زار ہے اجمیر کے لئے
فضل خدا سے آپ عطائے رسول ہیں ہر شخص کی پکار ہے اجمیر کے لئے
محبوبؔ کو بھی در پہ بلا لیجئے معین
دشوار انتظار ہے اجمیر کے لئے

منقبت درشان صدرالشریعہ علیہ الرحمہ گھوسوی

رحمت حق کی گھٹا صدرالشریعہ آپ ہیں عاشق خیرالوریٰ صدرالشریعہ آپ ہیں
مصطفیٰ کے باوفا صدرالشریعہ آپ ہیں دین حق کے پیشوا صدرالشریعہ آپ ہیں
علم دیں کی روشنی سے جگمگا اٹھا جہاں علم کی ایسی ضیا صدرالشریعہ آپ ہیں
کیا سمجھ پائیگا کوئی آپ کی عظمت بھلا پیارے آقا کی عطا صدرالشریعہ آپ ہیں
ہے زباں قاصر ہماری آپ کی توصیف سے مظہر ذات رضا صدرالشریعہ آپ ہیں
ہر طرف سے آتی ہے محبوبؔ یہ دلکش صدا
پیکر علم ہدیٰ صدرالشریعہ آپ ہیں

منقبت درشان فقیہہ العصر حضرت علامہ مفتی شریف الحق علیہ الرحمہ امجدی

کیا بیاں کوئی کرے رتبہ فقیہہ العصر کا بج رہا ہے ہر طرف ڈنکا فقیہہ العصر کا
زندگی بھر خدمت دین نبی کرتے رہے ہر بشر کے لب پہ ہے چرچا فقیہہ العصر کا
سن کے انکا نام نجدی کانپتے تھے خوف سے دل پہ ایسا بیٹھا ہے سکہ فقیہہ العصر کا
عاشقوں کی ان کے چہرے سے نہ ہٹ تی تھی نظر پر کشش تھا کس قدر چہرہ فقیہہ العصر کا
آیت قرآں حدیث مصطفیٰ سے مستیز کس قدر ہے معتبر فتویٰ فقیہہ العصر کا
بن کے پابند شریعت زندگی بھر جو رہے کیا بیاں کوئی کرے تقویٰ فقیہہ العصر کا
اشرفیہ میں بھی کتنی رونقیں محبوبؔ تھیں
جب تلک تھا اس جگہ جلوہ فقیہہ العصر کا

منقبت درشان مجاہد ملت علیہ الرحمہ اڑیسوی

علوم دیں کی ہیں دولت مجاہد ملت ہیں آپ شمع ہدایت مجاہد ملت
ہو مجھ پہ چشم عنایت مجاہد ملت بہت ہے آپ سے قربت مجاہد ملت
بروز حشر مری لاج رکھئے گا مجھے ہے آپ سے نسبت مجاہد ملت
خدا کے فضل سے اپنے ہوں یا کہ بیگانے ہے سبکو آپ کی چاہت مجاہد ملت
ہیں آپ نائب سرکار دو جہاں بیشک سبھی یہ کہتی ہے خلقت مجاہد ملت
ہم آپ جیسے مناظر کہاں سے لائیں گے ہے ہم کو آج بھی حاجت مجاہد ملت
بڑے خلوص و محبت سے پیش آتے تھے نرالی آپ کی شفقت مجاہد ملت
مٹانے کے لئے دنیا سے کفر کی ظلمت بہت ہے آپ میں ہمت مجاہد ملت
جو دشمنان رسالت ہیں ان کے سینوں میں ہے رہتی آپ کی دہشت مجاہد ملت
دل و دماغ معطر سبھی کے ہیں محبوبؔ ہے پھیلی آپ کی نکہت مجاہد ملت

منقبت درشان سید امین ملت مدظلہ العالی

صدق وصفا کے پیکر سید امین ملت ہم سب کے آپ رہبر سید امین ملت
میری یہ بے قراری حد سے بڑھی ہوئی ہے نظر کرم ہو مجھ پر سید امین ملت
عشاق کہہ رہے ہیں آپس میں یہ ہمیشہ ہم سب میں سب سے بہتر سید امین ملت
کوئی رقم کرے کیا آل نبی کی عظمت غوث الوریٰ کے مظہر سید امین ملت
طاقت ہے کس میں اتنی سمجھے جو شان وعظمت عقل بشر ہے ششدر سید امین ملت
محبوبؔ پر بھی کر دیں چشم کرم خدارا
بیدار ہو مقدر سید امین ملت

رمضان کا مہینہ

پُر ہے فضیلتوں سے رمضان کا مہینہ مخصوص ہے یہ فضل رحمان کا مہینہ
برکات لے کے اپنے دامن میں جو ہے آیا وہ ہے یہی یقیناً رمضان کا مہینہ
تم احترام کرنا اس کا خیال رکھنا مہمان بن کے آیا رمضان کا مہینہ
بے انتہا ہمارے ہیں جرم بخش مولیٰ صدقے میں شہہ کے ہے یہ غفران کا مہینہ
جتنا بھی چاہو کرلو صدقات راہ حق میں ہے رب کی رحمتوں کے فیضان کا مہینہ
جتنی بھی ہو سکے تم خوشیاں مناؤ لوگو بیشک یہ ہے نزول قرآن کا مہینہ
فضل خدا سے ہر سو چھایا ہے ابر رحمت بیشک ہے بخششوں کے سامان کا مہینہ
محبوبؔ باب رحمت ہر دم کھلا ہوا ہے
ہرگز نہیں یہ رمضاں حرمان کا مہینہ

عید

روٹھے یاروں کو مناؤ عید کا دن آ گیا خوب جی بھر مسکراؤ عید کا دن آ گیا
ہے یہی اسلام کا بیشک تقاضہ مومنو ،،سبکو سینے سے لگاؤ عید کا دن آ گیا،،
تم یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیر کر سنت آقا نبھاؤ عید کا دن آ گیا
مفلس ومحتاج کو مت بھولنا ہرگز کبھی سب کو یہ باتیں بتاؤ عید کا دن آ گیا
ماں ہوں یا کہ باپ ہوں ان کو کرو تم بھی سلام رسم الفت کو نبھاؤ عید کا دن آ گیا
مومنو خاموش ہو کر کس لئے بیٹھے ہو تم جھوم کر نعتیں سناؤ عید کا دن آ گیا
راہ حق میں تم کرو صدقات جتنا ہو سکے خوب غربا کو کھلاؤ عید کا دن آ گیا
شکر اپنے رب کا اے محبوبؔ کر لو تم ادا
رنج وغم سب بھول جاؤ عید کا دن آ گیا

دعا

میرے اللہ مجھے علم کی دولت دیدے دل میں سرکار دوعالم کی محبت دیدے
مین جہاں پر بھی رہوں گنبد خضریٰ دیکھوں ایسی مجھ کو بھی خدا چشم بصیرت دیدے
میں لکھوں نعت شہنشاہ مدینہ ہر دم علم میں میرے خدا اور تو وسعت دیدے
جو ہیں گستاخ زمانے میں میرے آقا کے التجا تجھ سے ہے رب انکو ہدایت دیدے
صدقے میں سرور کونین کے خلّاق جہاں مومنو کی جو ہے کھوئی ہوئی وہ عزت دیدے
حاضری میری بھی ہو شہر نبی میں ہر دم خالق کون ومکاں ایسی تو قسمت دیدے
ہے دعا تجھ سے یہ محبوبؔ کی بس اتنی سی
اپنے محبوب کی جنت میں تو قربت دیدے

اے مخزن العلوم الگ تیری شان ہے

دینِ خدائے پاک کا تو ترجمان ہے اے مخزم العلوم الگ تیری شان ہے
شاداب کررہا ہے دلوں کی یہ کائنات دیکھو تو بے زبان کو دیتا زبان ہے
گر دیکھنا ہے چشم محبت سے دیکھئے دیں کا قلعہ دکھاتا بہت عالیشان ہے
تا حشر یہ چمکتا رہے یونہی مدرَسہ یہ بن کے رحمتوں کا تنا سائبان ہے
کتنا بڑا اکرم ہے خدا کا اے مومنو ہر تشنگان علم کو یاں اطمنان ہے
نازل خدا کی رحمتیں ہوتی ہیں ہر گھڑی دار النبی ہمارے جو یہ درمیان ہے
ذیشان کس قدر ہے دَھنوتی کی یہ زمیں ہو کے مگن یہ کہتا ہر پیر و جوان ہے
جب بھی نشانہ تیر کا دشمن ہے لگاتا ہاتھوں میں اس کے ٹوٹ ہی جاتی کمان ہے
محبوبؔ اسکا بخت یقیناً ہے اوج پر اس مدرَسہ کا جو بھی بنا پاسبان ہے

ترانہ برائے مدرسہ عربیہ مخزن العلوم دَھنوتی دُھوراضلع بلیا

سدا راہ حق پر چلا میرے اللہ مجھے جام وحدت پلا میرے اللہ
میں آیا ہوں ماں باپ کو چھوڑ کر کے مجھے علم دیں کر عطا میرے اللہ
ندامت سے سر ہے جھکا تیرے آگے تو پکا نمازی بنا میرے اللہ
شریعت کا پابند بن کر رہوں میں یہی تجھ سے ہے التجا میرے اللہ
میں ڈوبا ہوا ہوں گناہوں میں ہر دم تو اپنے کرم سے بچا میرے اللہ
کروں سارے استاد کی خوب عزت مجھے اس کے لائق بنا میرے اللہ
بنوں باعمل میں بھی عالم و حافظ تو مقبول کر لے دعا میرے اللہ
بچا اس چمن کو سدا نظر بد سے سلامت اسے رکھ سدا میرے اللہ
دعا یہ ہے محبوبؔ احمد کی ہر دم معلّم رہیں پارسا میرے اللہ